Monthly Parliamentary Magazine

AIWAN-E-AAM

November-December 2016

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

سندھ اسمبلی

اقلیتوں اور خواتین کے حقوق کیلئے قانون سازی

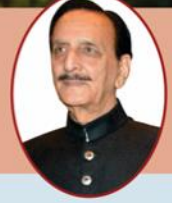

نمائندہ اور کارکردگی: راجہ محمد ظفر الحق

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

شمارہ نمبر21
جلد سوئم

وژن

تمام طبقات کیلئے حقوق، احترام اور وقار کی ضمانت کا حامل جمہوری اور منصفانہ معاشرہ

ایڈیٹر:
عبدالرزاق چشتی

ٹیم ایوانِ عام

محمد عارف خان، حماد حسین، جاوید علی، جاوید خان

قیمت: 50 روپے
سالانہ سبسکرپشن: 450 روپے

آفس نمبر17-ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر،
آئی اینڈ ٹی سنٹر، سیکٹر جی-1/10، اسلام آباد۔
فون: 2-8466230 51 92+، فیکس: 8466233 51 92+
ای میل: aiwan-e-aam@tdea.pk

موضوعات

اداریہ	3
ایوان بالا: وزیر اعظم اور وزیر خزانہ کسی نشست میں شریک نہ ہوئے	4
ایوان زیریں: مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کی مذمت	8
سندھ اسمبلی: اقلیتوں اور خواتین کے حقوق کیلئے قانون سازی	12
بلوچستان اسمبلی: ایوان نے (ن) لیگ کے اقلیتی رکن کی رکنیت منسوخ کر دی	16
پنجاب اسمبلی: عوامی اہمیت کے معاملات نظر انداز	18
خصوصی رپورٹ: بلوچستان میں ووٹ کی اہل ہر چوتھی عورت ووٹر لسٹ میں شامل نہیں	21
ایوان بالا میں منظور قانونی مسودات کا مختصر تعارف	23
پنجاب اسمبلی: قواعد و ضوابط میں اصلاحات کی جائیں	28
نمائندہ اور کارکردگی: راجہ محمد ظفر الحق	31

ایڈیٹر و پبلشر عبدالرزاق چشتی نے خورشید پرنٹنگ پریس، اسلام آباد سے چھپوا کر آفس نمبر17۔ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر، سیکٹر جی 1/10، اسلام آباد سے شائع کیا۔

ایوان زیریں میں انسانی حقوق کی بازگشت

آٹھ نشستوں میں منعقدہ ایوان زیریں کے چھتیسواں اجلاس اس لحاظ سے منفرد رہا کہ اس میں میں ایوان نے اقلیتوں کے حقوق سے سے متعلقہ امور پر خصوصی توجہ مرکوز کی۔ ہندو جوڑوں کی شادی کے اندراج اور جبری مذہبی تبدیلی کے عمل کو روکنے کیلئے اقدامات اٹھانے پر زور دیا گیا۔ ایوان نے ہندو میرج بل 2016 کی منظوری دیتے ہوئے ہندو برادری کے دیرینہ مطالبے کی تکمیل کیساساتھ ساتھ مختلف مسائل پر قانون سازی کیلئے مزید 07 قانونی مسودات جن میں اسلام آباد ہائیکورٹ (ترمیمی) بل 2016 سول کورٹس (ترمیمی) بل 2016، بے نامی لین دین (ممانعت) بل 2016، کمپنیز (قانونی مشیروں کا تقرر) بل 2016، سرکاری قانونی مسودات سنٹرل لا افسران (ترمیمی) بل 2016، لیگل پریکٹشنرز اینڈ بار کونسلز (ترمیمی) بل 2016 اور ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016 کی بھی منظوری دی۔

اگرچہ وزیر اعظم ایوان زیریں میں کم کم ہی آتے ہیں تاہم مشترکہ اجلاس میں وہ شریک ہوئے اور کشمیر کی صورتحال پر خطاب کرنے کیساتھ ساتھ ایوان کو اس حوالے سے کئے جانیوالے حکومتی اقدامات پر بھی اعتماد میں لیا۔ اجلاس کے دوران انسانی حقوق کے متعدد مسائل بھی اٹھائے گئے۔ پاکستان تحریک انصاف اور متحدہ قومی موومنٹ کے اقلیتی اراکین نے ان مسائل پر قانون سازی کی تجاویز اور قراردادیں پیش کیں۔ اقلیتوں کے تحفظ کا بل 2016 متحدہ قومی موومنٹ کے رکن نے متعارف کرایا۔ یہ بل مذہب کی تبدیلی کیلئے کم از کم عمر کا تعین کرنے کیساتھ ساتھ جبری مذہب تبدیلی یا ہندو عورت یا مرد کیساتھ شادی کے سد باب کیلئے سزائیں بھی تجویز کرتا ہے۔ اسی طرح پاکستان تحریک انصاف کے اقلیتی رکن کی طرف سے پیش کی گئی قرارداد میں بھی حکومت سے سفارش کی گئی کہ اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے مرد و عورت کی جبری مذہبی تبدیلی یا شادی کے سد باب کیلئے وفاق فوری اقدامات اٹھائے۔ اسی رکن نے وقفہ سوالات میں وزارت مذہبی امور سے یہ بھی دریافت کیا کہ آیا اقلیتوں کی جبری مذہبی تبدیلی یا زبردستی کی شادیوں سے متعلق کوئی قانون سازی زیر غور ہے یا نہیں۔

توہین رسالت قوانین کے غلط استعمال اور ملک مین پناہ گزینوں کی حقیقی تعداد کے بارے میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات مہیانہ کئے گئے۔ وزارت انسانی حقوق سے خواتین اور بچوں کے حقوق پر آگاہی مہم، زنا بالجبر اور عزت کے نام پر قتل کی روک تھام کے اقدامات اور خواتین کی حیثیت پر قومی کمیشن کے چیئرپرسن کی تقرری کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ چیئرپرسن کی تقرری کے حوالے سے وزارت نے موقف اختیار کیا کہ تقرر کیلئے وزارت نے سمری وزیر اعظم کو بھیجی ہے تاکہ اس پر قائد حزب اختلاف سے مشاورت کی جائے۔

اسلام آباد ہائیکورٹ (ترمیمی) بل 2016 سمیت پانچ قانونی مسودات متعارف بھی کرائے گئے جنہیں مزید غور وخوض کیلئے متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کر دیا گیا۔ ایوان نے وفاقی حکومت کے ملازمین کو دیئے جانیوالے والے ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس پر سود ختم کئے جانے، سوات ایئرپورٹ کو میجر جنرل ثنا اللہ نیازی شہید کے نام سے منسوب کئے جانے اور دیامر بھاشا ڈیم پر کام تیز کرنے کی سفارش سمیت پانچ قراردادیں بھی منظور کیں جبکہ اسلام آباد کا ڈومیسائل رکھنے والوں کیلئے نوکریوں میں بیس فیصد خصوصی کوٹہ مختص کرنیکی قرارداد پر بحث میں 21 اراکین نے شرکت کی جس کے بعد قرارداد متعلقہ مجلس کے سپرد کر دی گئی۔

اجلاس میں مختلف موضوعات پر دس رپورٹیں پیش کی، ایوان نے رپورٹیں پیش کرنیکی مدت میں توسیع کو نظر انداز کیا۔ اسلام آباد میں صحت کی زبوں حالی سمیت مختلف آٹھ معاملات کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی۔ مقبوضہ کشمیر کی صورتحال اور فاٹا اصلاحات بحث کے مرکزی موضوعات رہے۔ ان موضوعات پر بحث میں مجموعی طور پر تئیس اراکین نے شرکت کی۔ نظام کار پر موجود اڑتیس نشاندہ سوالات میں سے اٹھارہ سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ حزب اختلاف کی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے پہلی اور چوتھی نشست میں کورم کی نشاندہی کی جبکہ اجلاس کے دوران واک آؤٹ کے دو واقعات مشاہدے میں آئے۔

253واں اجلاس

وزیراعظم اور وزیر خزانہ کسی نشست میں شریک نہ ہوئے

دو قانونی مسودات ،سات قراردادوں کی منظوری سمیت ز یادہ تر امور نپٹائے

اجلاس کی ہر نشست کا آغاز اوسطا 17 جبکہ اختتام 21 سینیٹرز کی موجودگی میں ہوا

ایوان بالا کا 253 واں اجلاس 26 ستمبر سے 07 اکتوبر تک آٹھ نشستوں مین منعقد ہوا۔ ایوان نے اس اجلاس کے دوران نظام ہائے کار پر موجود زیادہ تر امور کو نپٹایا۔ دو قانونی مسودات اور سات قراردادیں منظور کی گئیں۔ اجلاس کے دوران 20 قانونی مسودات متعارف بھی کرائے گئے جنہیں مزید غور کیلئے متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کر دیا گیا۔ اجلاس کے دیگر اہم نکات درج ذیل ہیں۔

حاضری

اجلاس کی ہر نشست کا آغاز اوسطا 17 جبکہ اختتام 21 سینیٹرز کی موجودگی میں ہوا، نشستوں کے دوران کسی ایک وقت میں ایوان میں موجود سینیٹرز کی زیادہ سے زیادہ تعداد بشمول تین اقلیتی سینیٹرز 69 مشاہدہ کی گئی۔ وزیراعظم اور وزیر خزانہ کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔ چیئرمین تمام نشستوں میں شریک ہوئے اور اجلاس کے مجموعی وقت کے پچاسی فیصد کی صدارت کی۔ ڈپٹی چیئرمین صرف دو نشستوں میں شریک ہوئے تاہم کسی نشست کی صدارت نہ کی جبکہ 09 فیصد وقت کیلئے کارروائی کی صدارت پینل آف پریذائیڈنگ افسران کے اراکین نے انجام دی جبکہ اجلاس کا چھ فیصد وقت مختلف وقفوں پر صرف ہوا۔

ایوان بالا میں قائد ایوان تمام نشستوں میں شریک ہوئے اور 78 فیصد وقت ایوان میں گزارا جبکہ قائد حزب اختلاف نے سات نشستوں میں شریک ہوئے اور 32 فیصد وقت ایوان میں موجود رہے۔

پارلیمانی قائدین کی شرکت

بلوچستان نیشنل پارٹی (مینگل) اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین نے تمام نشستوں میں شرکت کی۔ پختون خوا ملی عوامی پارٹی اور پاکستان

منظور شدہ قراردادوں کے موضوعات

- مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے مظالم کی مذمت۔
- الطاف حسین کے پاکستان مخالف بیانات کی مذمت۔
- حکومت کم لاگت ہاؤسنگ سکیموں کی تعمیر کے اقدامات کرے۔
- ذہین افراد کی ملک سے ہجرت روکنے کے اقدامات اٹھائے جائیں۔
- پاکستان کرکٹ ٹیم کو عالمی درجہ بندی میں بہتر مقام دلوانے کیلئے ٹیم کو سہولتیں فراہم کی جائیں۔
- کم قیمت موٹر کاروں کی تیاری کیلئے مقامی موٹر ساز کارخانوں کو مراعات دی جائیں۔
- سرکریک کے ساحل سے کراچی تک 250 کلومیٹر طویل شاہراہ تعمیر کی جائے۔

مسلم لیگ (فنکشنل) کے پارلیمانی قائدین نے سات، سات نشستوں میں، متحدہ قومی موومنٹ اور پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی قائدین نے چھ، چھ، نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائد نے پانچ، عوامی نیشنل پارٹی، پاکستان مسلم لیگ اور جماعت اسلامی کے پارلیمانی قائدین نے چار، چار، جمعیت العلما اسلام (ف) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے قائدین نے تین، تین اور بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) کے پارلیمانی قائد نے دو نشستوں میں شرکت کی۔ وزیر خزانہ اسحٰق ڈار اور سینیٹر اورنگزیب خان نے کسی نشست مین شرکت نہ کی۔

منظور شدہ قانونی مسودات

- خصوصی اقتصادی زونز (ترمیمی) بل 2016
- سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن (تنظیم نو و تبدیلی) بل 2016

متعارف شدہ بلز

- پلانٹ بریڈرز رائٹس بل 2016
- نیشنل کمانڈ اتھارٹی (ترمیمی) بل 2016
- مرکزی لا افسران (ترمیمی) بل 2016
- لیگل پریکٹشنرز اینڈ بار کونسلز (ترمیمی) بل 2016
- اسلام آباد ہائیکورٹ (ترمیمی) بل 2016
- کمپنیز (قانونی مشیروں کا تقرر) (ترمیمی) بل 2016
- ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016
- پولیس آرڈر (ترمیمی) بل 2016
- اسلام آباد شیشہ سموکنگ پر پابندی کا بل 2016
- ضابطہ تعزیرات پاکستان ترمیمی) بل 2016 (برائے داخل کئے جانے نئی دفعات 320 اے اور 337 جے جے)
- اسلام آباد بچوں کی ملازمت کی ممانعت کا بل 2016

اجلاس میں پانامہ پیپرز انکوائریز بل 2016 بھی متعارف کرایا

- اسلام آباد رجسٹریشن (ترمیمی) بل 2016
- تعزیرات پاکستان (ترمیمی) بل 2016 (برائے ترمیم کئے جانے دفعہ 364 اے)
- ٹریفکنگ ان پرسن بل 2016
- مہاجرین کی سمگلنگ بل 2016
- پانامہ پیپرز تحقیقاتی کمیشن بل 2016
- پارٹنرشپ (ترمیمی) بل 2016
- سول کورٹس (ترمیمی) بل 2016
- اقتصادی اصلاحات کے تحفظ کا (ترمیمی) بل 2015
- 2016 کارپوریٹ ری ہیبلیٹیشن بل

موخر شدہ بلز

- قومی ادارہ برائے عالمی قانون و مواعید بل 2016

نپٹائے گئے بلز

- معلومات کے حق کا بل 2016
- اسلام آباد وفاقی علاقہ نجی تعلیمی اداروں کی (رجسٹریشن و ریگولیشن) (ترمیمی) بل 2016
- واپس لئے گئے قانونی مسودات
- پولیٹیکل پارٹیز آرڈر (ترمیمی) بل 2016

موخر شدہ قراردادیں

آئین کی شق 25.اے کے تقاضوں کی روشنی میں بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنے کیلئے اقدامات اٹھانے کی قرارداد محرک عدم موجودگی کے باعث موخر کی گئی۔

واپس لی گئی قراردادیں

واپس لی گئی قراردادیں

محرک نے محکمہ موسمیات کا انتظامی کنٹرول وزارت ماحولیاتی تبدیلی کو دینے کی قرارداد واپس لے لی۔

بحث

⇐ پاک بھارت تعلقات کی حالیہ صورتحال پر تین گھنٹے طویل بحث میں 23 سینیٹرز نے حصہ لیا، وزیراعظم کے مشیر برائے خارجہ امور نے بحث سمیٹی۔

⇐ ملک میں پانی کی کم ہوتی ہوئی سطح سے متعلق جاری بحث کو موخر کرتے ہوئے آئندہ نشست میں بحث کیلئے دو تحاریک زیر ضابطہ 218 کی منظوری دی۔

⇐ 12 سینیٹرز نے سندھ طاس معاہدہ معطل کرنیکی بھارتی دھمکیوں پر 40 منٹ تک بحث کی۔

⇐ 18 سینیٹرز نے عالمی یوم جمہوریت کی مناسبت سے ایک گھنٹہ 55 منٹ بحث کی۔

⇐ نو سینیٹرز نے انسانی سمگلنگ کے غیر قانونی دھندے سے متعلق پیش تحریک التوا پر 43 منٹ بحث کی۔

⇐ 16 سینیٹرز نے زرعی شعبہ کو درپیش مشکلات سے متعلق تحریک زیر ضابطہ 218 کے تحت پہلے سے جاری بحث میں حصہ لیا اور دو گھنٹے پانچ منٹ اظہار خیال کیا۔

⇐ دو سینیٹرز نے ٹیکس فائلرز کے حقوق کی حفاظت سے متعلق پیش ایک تحریک پر 09 منٹ بحث کی۔

⇐ چھ سینیٹرز نے وزارت ہاؤسنگ وورکس کی طرف سے نجی شعبے سے زمین

کے حصول کیلئے وضع کئے گئے طریق کار پر 34 منٹ بحث کی۔

⇐ پانچ سینیٹرز نے سعودی عرب میں پاکستانی مزدوروں کی حالت زار پر 23 منٹ بحث کی۔

⇐ ایوان نے ان افراد کے ناموں پر بحث کی جنہوں نے گزشتہ پانچ سال کے دوران نیشنل بینک آف پاکستان سے پچاس لاکھ روپے سے زیادہ کا قرضہ لیا۔ تحریک پر بارہ اراکین نے بحث کی اور 47 منٹ اظہار خیال کیا۔

⇐ تین سینیٹرز نے ایک سوئس مالیاتی گروپ سے 40 کروڑ 80 لاکھ امریکی ڈالر قرضہ لینے کے عمل کی شفافیت سے متعلق پانچ منٹ اظہار خیال کیا۔

⇐ متعلقہ وزیروں کی عدم موجودگی کے باعث نظام کار پر موجود دو دیگر تحاریک اور پہلے سے زیر بحث ایک تحریک کو موخر کر دیا گیا۔

رپورٹ

⇐ وزیراعظم کے مشیر برائے خارجہ اور فاٹا اصلاحات پر قائم مجلس کے چیئرمین نے فاٹا اصلاحات پر مجلس کی رپورٹ پیش کی۔ چیئرمین نے رپورٹ مکمل ایوان کی مجلس کے سپرد کر دی۔

⇐ پی آئی اے پر قائم خصوصی کمیٹی کے کنوینئر نے ادارے کی کارکردگی سے متعلق کمیٹی کی پہلی عبوری رپورٹ پیش کی۔

⇐ قانون وانصاف کے وزیر نے وفاقی حکومت کے حسابات برائے مالی سال 2013-14 اور آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹس برائے مالی سال 2014-15 پیش کیں۔

⇐ ایوان کی مجلس قواعد وضوابط ہائے کار کے چیئرمین نے تحریک نمبر 01 (250) 2016.ایم پر مجلس کی رپورٹ پیش کی۔

رپورٹ کی مدت میں توسیع

⇐ ایوان نے مجلس قائمہ ہاؤسنگ و ورکس کو ایک رپورٹ پیش کرنیکی مدت میں توسیع دیدی۔

⇐ ایوان نے داخلہ و منشیات پر قابو پانے کی وزارت پر قائم مجلس قائمہ کو رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں مزید 30 دن کی توسیع دیدی۔

توجہ دلاؤ نوٹس کے موضوعات

⇐ پانی کے وسائل پر تحقیق کی کونسل کے ملازمین کو باقاعدہ نہ کرنے کا معاملہ

⇐ برآمدات کے اہداف

⇐ ٹیکسٹائل سٹی پراجیکٹ کا خاتمہ

⇐ بجلی کے شعبے کے گردشی قرضے موخر

⇐ سکیموں میں بجلی کی فراہمی سے متعلق نوٹس موخر کر دیا۔

⇐ ای او بی آئی میں بدانتظامی

⇐ کراچی میں پرانی وفاقی کالونیوں میں واقع سرکاری گھروں کی غیر قانونی فروخت

تحاریک

⇐ مواصلات پر قائم مجلس قائمہ کے چیئرمین نے چیف سیکرٹری بلوچستان کی مجلس کے اجلاس میں عدم شرکت کیخلاف ایک تحریک استحقاق پیش کی۔ تحریک متعلقہ مجلس کے سپرد کر دی گئی۔

⇐ چیئر نے دو تحاریک التوا کو ناقابل قبول قرار دیا جبکہ ایک کو محرک کی درخواست پر نپٹا دیا۔

⇐ چیئر نے نظام کار پر موجود تین تحاریک التوا میں سے کسی ایک کو بھی منظور نہ کیا۔

اظہار تشکر کی تحریک

چوتھی نشست میں ایوان نے یکم جون 2016 کو پارلیمان کے مشترکہ اجلاس سے صدر مملکت کے خطاب پر اظہار تشکر کی قرارداد کی تحریک منظور کی۔

کورم

دوسری نشست میں شام چھ بج کر 12 منٹ پر پیپلز پارٹی کے ایک سینیٹر نے کورم کی نشاندہی کی جس کے باعث چھ منٹ بعد نشست ملتوی کر دی گئی۔

تیسری نشست میں پیپلز پارٹی کے ایک سینیٹر نے چار بج کر اڑتالیس منٹ پر کورم کی نشاندہی کی جس کے باعث نشست کیلئے معطل کی گئی۔ ساڑھے پانچ بجے نشست دوبارہ شروع ہونے پر کورم پورا نہ ہونے کے باعث نشست ملتوی کر دی گئی۔

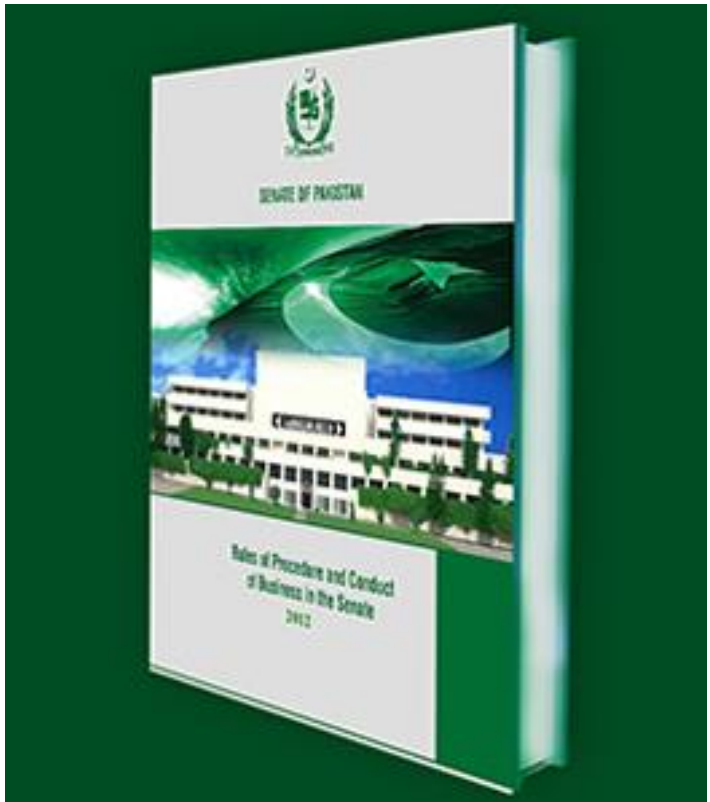

ترمیم

ایوان نے ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار 2012 میں ترمیم کی منظوری دی۔ یہ ترمیم مجالس ہائے قائمہ کو اختیار عطا کرتی ہے کہ وہ اپنے زیر غور کسی بھی معاملے پر شہریوں سے رائے حاصل کرنے کیلئے عوامی سماعت کر سکتی ہے۔

بائیکاٹ، واک آؤٹ

قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کو پنجاب حکومت کی طرف سے لاہور میں منعقدہ ایک ریلی میں شریک ہونے سے روکے جانے کے خلاف تمام حزب اختلاف نے ایوان بالا کی کارروائی کا بائیکاٹ کیا۔

ضابطہ اخلاق

چیئر کی ہدائت پر ایوان بالا کے معتمد (سیکرٹری) نے فرائض کی ادائیگی کے دوران پیروی کیلئے سینیٹرز کیلئے تیار مجوزہ ضابطہ اخلاق پڑھا۔ چیئرمین نے اس ضابطہ اخلاق پر سینیٹرز سے رائے بھی طلب کی ہے۔

36واں اجلاس

مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کی مذمت

عزت کے نام پر قتل اور ہندو میرج سے متعلقہ قانونی مسودات کی بھی منظوری

خواتین کی حیثیت پر قائم کمیشن کے چیئرپرسن کی تقرری، سمری وزیراعظم کو بھیج دی: وزارت

26 ستمبر سے 07 اکتوبر 2016 تک آٹھ نشستوں میں منعقدہ ایوان زیریں کے 36ویں اجلاس میں ایوان نے اقلیتوں سے متعلقہ امور پر خصوصی توجہ مرکوز کی۔ ہندو جوڑوں کی شادی کی رجسٹریشن اور ہندوؤں کی جبری مذہبی تبدیلی کے عمل کو روکنے کیلئے وفاقی حکومت پر اقدامات اٹھانے پر زور دیا گیا۔ ایوان نے اجلاس کے دوران ہندو میرج بل 2016 کی منظوری دی۔ ہندو برادری اس طرح کی قانون سازی کیلئے کافی عرصہ سے مطالبات کر رہی تھی

قانون سازی کے علاوہ عوامی اہمیت کے مسائل کو ایوان میں اجاگر کرنا منتخب نمائندوں کی اہم ترین ذمہ داری ہے تاہم اس اجلاس کے دوران یہ فریضہ بری طرح نظر انداز ہوا۔ اراکین نے ان مسائل کو اٹھانے کیلئے اہم ترین پارلیمانی ذرائع جیسا کہ تحاریک التوا، تحاریک زیر ضابطہ 259 اور سوالات سے صرف نظر کئے رکھا۔ صدر مملکت کے پارلیمان کے مشترکہ اجلاس سے خطاب پر اظہار تشکر کی قرارداد اس اجلاس کے نظام کار پر موجود رہی۔ یہ مسلسل تیسرا اجلاس تھا جس مین تحاریک زیر ضابطہ 259 کو نہ اٹھایا گیا جبکہ سرکاری بینچوں نے اجلاس کے دوران دو مرتبہ وقفہ سوالات منعقد نہ کرنے کی درخواست کی یہی وجہ تھی کہ نظام کار پر موجود نشاندہ سوالات مین سے صرف ایک تہائی اٹھائے جاسکے۔

اجلاس سالانہ پارلیمانی کیلنڈر کے مطابق منعقد ہوا تاہم طے شدہ دنوں سے زیادہ دیر چلتا رہا، پارلیمان کے مشترکہ اجلاس جس میں کشمیر کے معاملہ پر قرارداد منظور کی گئی کے باعث اجلاس میں کچھ تعطل بھی آیا۔ مشترکہ اجلاس کا ایجنڈا مقبوضہ کشمیر کی صورتحال اور کنٹرول لائن پر بھارتی افواج کی طرف سے فائربندی کی مسلسل کلاف ورزیاں تھا۔ اگرچہ وزیراعظم ایوان زیریں میں کم کم ہی آتے ہیں تاہم مشترکہ اجلاس میں وہ شریک ہوئے اور کشمیر کی صورتحال پر خطاب کرنے کیساتھ ساتھ ایوان کو اس حوالے سے کئے جانیوالے حکومتی اقدامات پر بھی اعتماد میں لیا۔ 36ویں اجلاس کے دوران ایوان نے بے نامی جائیداد ولین دین، کمپنیوں کے قانونی مشیروں کے تقرر اور عدلیہ سے متعلق معاملات پر قانون سازی کی۔

مشترکہ اجلاس کے دوران بھی پارلیمان نے عزت کے نام پر قتل اور زنا بالجبر کیخلاف قانون کیلئے پیش دو قانونی مسودات کی منظوری دی۔

انسانی حقوق کے مسائل

36 ویں اجلاس کے دوران انسانی حقوق کے متعدد مسائل بھی اٹھائے گئے۔ پاکستان تحریک انصاف اور متحدہ قومی موومنٹ کے اقلیتی اراکین نے ان مسائل پر قانون سازی کی تجاویز اور قراردادیں پیش کیں۔ اقلیتوں کے تحفظ کا بل 2016 متحدہ قومی موومنٹ کے رکن نے متعارف کرایا۔ یہ بل مذہب کی تبدیلی کیلئے کم از کم عمر کا تعین کرنے کیساتھ ساتھ جبری مذہب تبدیلی یاہندو عورت یا مرد کیساتھ شادی کے سد باب کیلئے سزائیں بھی تجویز کرتا ہے۔ اسی طرح پاکستان تحریک انصاف کے اقلیتی رکن کی طرف سے پیش کی گئی قرارداد میں بھی حکومت سے سفارش کی گئی کہ اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے مرد و عورت کی جبری مذہبی تبدیلی یا شادی کے سد باب کیلئے وفاق فوری اقدامات اٹھائے۔ اسی رکن نے وقفہ سوالات میں وزارت مذہبی امور سے یہ بھی دریافت کیا کہ آیا اقلیتوں کی جبری مذہبی تبدیلی یا زبردستی کی شادیوں سے متعلق کوئی قانون سازی زیر غور ہے یا نہیں۔ جس پر وزارت نے بتایا کہ اس حوالے سے

ایک قانونی مسودہ ایوان زیریں میں متعارف کرایا گیا ہے اور وزارت کے پاس نظر ثانی کیلئے زیر التوا ہے۔

درج بالا سوال کے علاوہ بھی اسی اجلاس کے دوران انسانی حقوق سے متعلقہ مسائل پر پانچ سوالات ایوان میں اٹھائے گئے۔ وزارت داخلہ و انسداد منشیات سے دریافت کئے گئے ان سوالات میں توہین رسالت قوانین کے غلط استعمال اور ملک مین پناہ گزینوں کی حقیقی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تھا تاہم دوران اجلاس ان سوالوں کے جوابات مہیا نہ کئے گئے۔ وزارت انسانی حقوق سے خواتین اور بچوں کے حقوق پر آگاہی مہم، زنا بالجبر اور عزت کے نام پر قتل کی روک تھام کے اقدامات اور خواتین کی حیثیت پر قومی کمیشن کے چیئرپرسن کی تقرری کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ وزارت نے ایوان کو انسانی حقوق کیلئے ایکشن پلان و انسانی حقوق کے فروغ کیلئے اٹھائے گئے دیگر حکومتی اقدامات سے متعلق ایوان کو آگاہی دی۔ خواتینکی حیثیت پر قائم قومی کمیشن کے چیئرپرسن کی

منظور شدہ قانونی مسودات

- ⇐ ہندو میرج بل 2016
- ⇐ اسلام آباد ہائیکورٹ (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ سول کورٹس (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ بے نامی لین دین (ممانعت) بل 2016

- ⇐ کمپنیز (قانونی مشیروں کا تقرر) بل 2016
- ⇐ سرکاری قانونی مسودات سنٹرل لا افسران (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ لیگل پریکٹشنرز اینڈ بار کونسلز (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ مجالس کے سپرد قانونی مسودات
- ⇐ تعلیمی اداروں میں غلط افعال سے تحفظ کا بل 2016
- ⇐ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا کمیشن بل 2016

- ⇐ فنی تعلیم کے اداروں، میڈیکل کالجز اور جامعات کی (فیس کو ریگولیٹ) کرنے کا بل 2016
- ⇐ اذیت و حراست کا شکار خواتین کا فنڈ (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ ایوان نے متحدہ قومی موومنٹ کے رکن کی طرف سے پیش خواتین کی حیثیت پر قومی کمیشن (ترمیمی) بل 2016 کو متعلقہ مجلس کے سپرد کر دیا

بے نامی جائیداد ولین دین، کمپنیوں کے قانونی مشیروں کے تقرر اور عدلیہ سے متعلق معاملات پر قانون سازی

تقرری کے حوالے سے وزارت نے موقف اختیار کیا کہ تقرر کیلئے وزارت نے سمری وزیر اعظم کو بھیجی ہے تا کہ اس پر قائد حزب اختلاف سے مشاورت کی جائے۔

اجلاس کے دوران ایوان نے ہندو میرج بل 2016 کی منظوری دی۔ قانون سازوں نے اقلیتوں کے حقوق کے کمیشن کے قیام اور ہر ایک ملزم کو شفاف عدالتی کارروائی کا یقینی حق دینے کیلئے تجاویز بھی پیش کیں۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کی طرف سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر بھی توجہ دلاؤ

مجالس کے سپرد قرارداد یں

ایوان نے اسلام آباد کا ڈومیسائل رکھنے والوں کیلئے نوکریوں میں بیس فیصد

منظور شدہ قراردادوں کے موضوعات

- ⇐ وفاقی حکومت کے ملازمین کو دیئے جانیوالے والے ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس پر سود ختم کیا جائے
- ⇐ حکومت ہندوؤں کی جبری مذہب تبدیلی اور ہندو خواتین کی جبری شادیوں کو رکوانے کیلئے اقدامات اٹھائے
- ⇐ سوات ایئرپورٹ کو میجر جنرل ثناءاللہ نیازی شہید کے نام سے منسوب کیا جائے۔
- ⇐ دیامر بھاشا ڈیم کی تعمیر کا کام تیز کیا جائے

نوٹس، قراردادوں اور مشترکہ اجلاس کے دوران بھرپور بحث کی گئی۔ قارئین کی سہولت کیلئے اجلاس کے دوران انجام دیئے گئے امور کا نکات وار خلاصہ درج ذیل ہے۔

خصوصی کوٹہ مختص کرنیکی قرارداد پر بحث کی۔ 21 اراکین نے 33 منٹ اظہار خیال کیا، جس کے بعد قرارداد متعلقہ مجلس کے سپرد کر دی گئی۔

مجالس اور وزرا کی طرف سے پیش رپورٹیں

- ⇐ انصاف و قانون پر قائم مجلس قائمہ کے چیئرمین نے سنٹرل لا آفیسرز (ترمیمی) بل 2016، لیگل پریکٹشنرز اینڈ بار کونسلز (ترمیمی) بل 2016 اور ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016 پر مجلس کی رپورٹیں پیش کیں۔ ایوان نے رپورٹ پیش کرنے میں تاخیر کو نظر انداز کر دیا۔
- ⇐ قواعد وضوابط ہائے کار و استحقاق کمیٹی کے چیئرمین نے قواعد وضوابط میں ترامیم سے متعلق کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ ایوان نے تاخیر نظر انداز کر دی۔
- ⇐ خزانہ محصولات و اقتصادی امور کے وزیر نے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ اتھارٹی بل 2016 پر مجلس کی رپورٹ پیش کی۔
- ⇐ قواعد وضوابط ہائے کار و استحقاق کمیٹی کے چیئرمین نے چار سوالات سے متعلق الگ الگ رپورٹ پیش کی۔ ایوان نے تاخیر نظر انداز کر دی۔

⇐ وزیر قانون و انصاف نے قومی مالیاتی ایوارڈ پر عمل درآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ برائے جولائی تا دسمبر 2015 پیش کی۔

⇐ قانون اور انصاف کے وزیر نے وفاقی حکومت کے حسابات کی رپورٹ برائے مالی سال 15-2014 اور آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ برائے مالی سال 16-2015 ایوان میں پیش کی۔

⇐ کابینہ سیکرٹریٹ پر قائم مجلس کے ایک رکن نے بے سہارا و یتیم بچوں کی (بحالی و بہبود) کے بل 2016 پر مجلس کی رپورٹ پیش کی۔

توجہ دلاؤ نوٹس کے موضوعات

⇐ اسلام آباد میں صحت کی سہولیات کی زبوں حالی

⇐ کراچی حیدر آباد موٹروے (ایم 9) کی ناقص تعمیر

⇐ وفاقی حکومت کے ملازمین کی ریٹائرمنٹ کے معاملات

⇐ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے جارحانہ رویہ اور سندھ طاس معاہدے کو ختم کرنیکی یکطرفہ بھارتی دھمکی کی طرف

⇐ ماں اور بچے کو خوراک کی کمی کے باعث لاحق خطرات

⇐ صحت سے متعلق پائیدار ترقی کے اہداف کی ناقص کارکردگی۔

⇐ ملک میں غیر معیاری ادویات کی تیاری روکی جائے

⇐ بجلی کے بلوں میں صارفین پر سی پیک منصوبے کی سیکیورٹی کے اخراجات ڈالنے کا معاملہ

بحث

⇐ چھ اراکین نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم پر 23 منٹ اظہار خیال کیا۔

⇐ چھ اراکین نے فاٹا اصلاحات کمیٹی کی رپورٹ پر 20 منٹ اظہار خیال کیا۔

⇐ دو اراکین نے فاٹا اصلاحات کمیٹی کی رپورٹ پر 122 منٹ اظہار خیال کیا۔

⇐ سرحدوں اور ریاستی امور کی طرف سے پیش ایک تحریک کی کی منظوری دیتے ہوئے ایوان نے معمول کے ایجنڈے کو معطل کیا اور فاٹا اصلاحات پر بحث کی۔

⇐ پانچ اراکین نے بحث میں حصہ لیا اور دو گھنٹے تک اظہار خیال کیا۔

⇐ چار اراکین نے فاٹا اصلاحات پر جاری بحث میں حصہ لیا اور ایک گھنٹہ 09 منٹ صرف کئے۔

سوالات

نظام کار پر موجود 38 میں سے 08 نشاندہ سوالات کا جوابات دیئے گئے۔ اراکین نے 18 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

کورم

⇐ پہلی نشست میں پاکستان تحریک انصاف کے ایک رکن نے شام چھ بج کر پینتیس منٹ پر کورم کی نشاندہی کی تاہم گنتی کرانے پر کورم پورا پایا گیا۔

⇐ منٹ پر پاکستان تحریک انصاف کے 17 بج کر 11 چوتھی نشست میں ایک رکن نے کورم کی نشاندہی کی جس کے باعث کارروائی معطل ہو گئی۔ منٹ پر ہوا۔ 11 بج کر 12 نشست کا دوبارہ آغاز

واک آؤٹ

ساتویں نشست میں پاکستان تحریک انصاف، پختون خوا ملی عوامی پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، جماعت اسلامی اور فاٹا کے اراکین نے خیبر پختون خوا کو پاک چین اقتصادی راہداری کے فوائد سے محروم کرنے کیخلاف پانچ منٹ کا علامتی واک آؤٹ کیا۔

جمعیت العلما اسلام (ف) کے اراکین نے تحریک انصاف کے ایک رکن کے مولانا فضل الرحمٰن کیخلاف ریمارکس پر نو منٹ کیلئے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔

28واں اجلاس

اقلیتوں اور خواتین کے حقوق کیلئے قانون سازی

سرکاری کالجوں میں این سی سی کی تربیت بحال کرنیکا مطالبہ

شاہ عبداللطیف بھٹائی، شہید اسلام صبغت اللہ راشدی کو خراج عقیدت

اسلام آباد: سندھ اسمبلی کے 28ویں اجلاس میں اقلیتوں اور خواتین کے حقوق کے تحفظ کے اقدامات پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی۔ ایوان نے اس حوالے سے پیش دو قانونی مسودات سندھ اقلیتوں کے حقوق کا کمیشن بل 2015 اور فوجداری قوانین (اقلیتوں کا تحفظ) بل 2015 کی منظوری سمیت تین قانونی مسودات کی منظوری دی جبکہ ایک قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا

سپیکر نے نو منتخب رکن امتیاز شیخ سے حلف لیا۔

کہ خواتین کے حقوق کے تحفظ کیلئے ایوان سے منظور کئے گئے قوانین پر سختی سے عمل کرانے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں۔

14 سے 28 نومبر تک 09 نشستوں میں منعقدہ اجلاس کے دوران ایوان میں دس قانونی مسودات متعارف کرائے گئے، تین قانونی مسودات پر ایوان نے غور نہ کیا جبکہ ایک قانونی مسودہ محرک نے واپس لے لیا۔ اجلاس کے نظام

کار پر مجموعی طور پر 15 قراردادیں لائی گئیں تاہم ایوان نے عظیم صوفی بزرگ شاہ عبداللطیف بھٹائی اور شہید اسلام پیر سید صبغت اللہ شاہ راشدی کو خراج عقیدت پیش کرنے سمیت 09 قراردادوں کی منظوری دی، چھ قراردادیں زیر غور نہ لائی گئیں۔

نظام کار پر موجود دس نجی تحاریک جن میں کالجوں میں این سی سی کی تربیت کی بحالی، ہر ضلع میں ایک مرکزی لائبریری کا قیام اور سکولوں میں بچوں کے داخلے کیلئے پولیو ویکسینیشن کارڈ پیش کرنا لازمی قرار دینے کی تحاریک بھی شامل تھیں کو ایوان نے نہ اٹھایا۔ آٹھ تحاریک التوا میں سے پانچ مسترد کر دی گئیں، دو کو محرکین نے واپس لے لیا جبکہ ایک اٹھائی ہی نہ گئی۔ اسی طرح نظام کار پر آنیوالی دو تحاریک استحقاق میں سے ایک تحریک محرک نے واپس لے لی جبکہ ایک کو مسترد کر دیا گیا۔

ایوان میں 27 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے گئے، وقفہ سوالات کے دوران مختلف وزارتوں اور محکموں نے 34 نشاندہ سوالات کے جوابات دیئے جنکی مزید وضاحت کیلئے اراکین نے 122 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ اراکین نے 21 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے ایک گھنٹہ چھ منٹ تک مختلف مسائل پر اظہار خیال کیا جبکہ عوامی اہمیت کے دو معاملات بھی ایوان میں اٹھائے گئے۔

اجلاس کے دوران مختلف موضوعات پر 07 رپورٹیں ایجنڈے میں شامل کی گئیں جن میں سے تین ایوان میں پیش کی گئیں جبکہ چار رپورٹیں مزید غور کیلئے مختلف مجالس کے سپرد کی گئیں۔

اجلاس کے مجموعی دورانئے ، نشستوں کے اوقات کار ، اراکین ، اہم عہدیداران و پارلیمانی جماعتوں کے قائدین کی اجلاس میں حاضری ، قانونی مسودات کے نام قراردادوں ، تحاریک ، رودادوں اور دیگر پارلیمانی مداخلتوں کے موضوعات وچیدہ چیدہ باتیں درج ذیل سطور میں نکات کی صورت میں پیش ہیں۔

اجلاس کا کل دورانیہ

اجلاس کا کل دورانیہ 20 گھنٹے 59 منٹ رہا

وقفے

اجلاس کے دوران اذان کا وقت ہونے کے باعث تین ، تین منٹ چھ وقفے کئے گئے جنکا مجموعی دورانیہ 18 منٹ رہا۔

نشستوں کے آغاز میں تاخیر

اجلاس کی تمام نشستیں مقررہ وقت کی بجائے تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں ، فی نشست اوسط تاخیر 55 منٹ مشاہدہ کی گئی۔

اہم اراکین کی حاضری

سپیکر تمام نو نشستوں ، ڈپٹی سپیکر 08 نشستوں ، پینل آف چیئرپرسنز 01 ، قائد ایوان (وزیر اعلیٰ) 05 جبکہ قائد حزب اختلاف 07 نشستوں میں شریک ہوئے ، اہم اراکین نے بالترتیب اجلاس کے مجموعی وقت کا 67 فیصد ، 28 فیصد ، 03 فیصد 16 فیصد اور 36 فیصد وقت ایوان میں گزارا۔

منظور کئے گئے قانونی مسودات

⇐ سندھ اقلیتوں کے کمیشن کا بل 2015

⇐ سندھ فنی تعلیمی و پیشہ ورانہ تربیت کے ادارے کا (ترمیمی) بل 2016

⇐ اقلیتوں کے تحفظ کا فوجداری قانون بل 2015

اراکین کی حاضری

اراکین کی نشستوں میں حاضری کیلئے فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک کے مشاہدہ کار نشست کے آغاز اور اختتام پر موجود اراکین کو شمار کرتے ہیں۔

فافن کے مشاہدہ کاروں کے مطابق اجلاس کی ہر نشست کا آغاز اوسطا 40 جبکہ اختتام 55 اراکین کی موجودگی میں ہوا جبکہ اجلاس کی مختلف نشستوں میں شرکت کرنیوالے اقلیتی اراکین کی فی نشست اوسط حاضری 04 اراکین مشاہدہ کی گئی۔

پارلیمانی جماعتوں کے قائدین کی حاضری

پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی قائد کسی نشست میں حاضر نہ ہوئے ، پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے پارلیمانی قائد آٹھ جبکہ پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی قائد تمام نو نشستوں میں حاضر ہوئے۔

مجالس کے سپرد قانونی مسودات

⇐ بیرٹ ہاگسن یونیورسٹی کراچی (ترمیمی) بل 2016

⇐ شہید ذوالفقار علی بھٹو یونیورسٹی آف لا ، کراچی (ترمیمی) بل 2016

ایوان نے ڈاکٹر شاہجہان لغاری اور فراز ڈیرو کو سندھ فنی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت کے ادارے کے بورڈ میں ایوان کی نمائندگی کیلئے منتخب کیا۔

متعارف کرائے گئے قانونی مسودات

⇐ سندھ فوڈ اتھارٹی بل 2016

⇐ سندھ لائیو سٹاک بریڈنگ بل 2016

⇐ معلومات تک رسائی کے حق کا بل 2016

⇐ صوبائی موٹر وہیکلز (ترمیمی) بل 2016

⇐ رضاکارانہ سماجی بہبود ادارے (اندراج و کنٹرول) سندھ (ترمیمی) بل 2016

⇐ سندھ ورکرز ویلفیئر فنڈ (ترمیمی) بل 2016

⇐ سندھ ایمپلائیز سوشل سیکیورٹی (ترمیمی) بل 2016

⇐ سندھ شیشہ سموکنگ پر پابندی کا بل 2016

منظور قرار دادیں

⇐ عظیم صوفی شاہ عبداللطیف بھٹائی کو خراج عقیدت

⇐ سکھ مذہب کے بانی بابا گرونانک کو خراج عقیدت

⇐ پاکستان پیپلز پارٹی کے سنیئر رہنما مرحوم جہانگیر بدر کو خراج عقیدت

⇐ شہید اسلام پیر صبغت اللہ شاہ راشدی کو خراج عقیدت

⇐ کالے پتھر پر پابندی لگائی جائے

⇐ قرآن پاک کو نصاب تعلیم کا حصہ بنانے کیلئے اقدامات

⇐ سندھ پبلک سروس کمیشن کے امتحان 2013 مین کامیاب، تعیناتی کے منتظر امیدواروں کیلئے آسامیاں پیدا کی جائیں۔

⇐ کے الیکٹرک کی طرف سے بجلی کی قیمت اور نیپرا کی طرف سے ٹیکسوں کو بڑھانے کا معاملہ

⇐ خواتین کو تشدد سے بچانے کیلئے منظور کئے گئے قوانین پر سختی سے عمل کرایا جائے

پارلیمانی امور کے وزیر نے معلومات تک رسائی کے حق کے پہلے سے متعارف شدہ مسودے کو واپس لے لیا۔ یہ مسودہ گزشتہ اجلاس میں 22 ستمبر کو متعارف کرایا گیا تھا۔

گورنر سے قانونی مسودات کی توثیق

⇐ سپیکر نے پانچ قانونی مسودات کی گورنر کی طرف سے توثیق پانے کا اعلان کیا۔

سوالات و ضمنی سوالات

نظام کار پر موجود 56 نشاندہ سوالات میں سے 34 کے جوابات دیئے گئے۔ اراکین نے 121 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

سب سے زیادہ 13 سوالات محکمہ صحت جب کہ سب سے کم تین سوالات مقامی حکومت سے متعلق پوچھے گئے۔ محکمہ آبپاشی سے متعلق 12 سوالات، ماہی گیری سے متعلق 08، اقلیتی امور 05، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن 5، ٹرانسپورٹ 05 اور محکمہ خوراک سے متعلق بھی پانچ سوالات اٹھائے گئے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

ایوان نے 28 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔

واپس لی گئی تحاریک

ممبر انچارج نے ایک تحریک التوا اور ایک تحریک استحقاق واپس لے لی۔

تحریک انصاف کے ایک رکن نے صوبے میں نجی سکولوں کی طرف سے زیادہ فیس وصولی سے متعلق پیش کی گئی تحریک التوا حکومتی یقین دہانی کے بعد واپس لے لی۔

زیر غور نہ آنیوالی تحاریک

⇐ ایوان کے قواعد و ضوابط ہائے کار میں ترامیم کی 43 تحاریک زیر غور نہ آ سکیں۔

⇐ نظام کار پر موجود 18 نجی تحاریک نہ اٹھائی گئیں

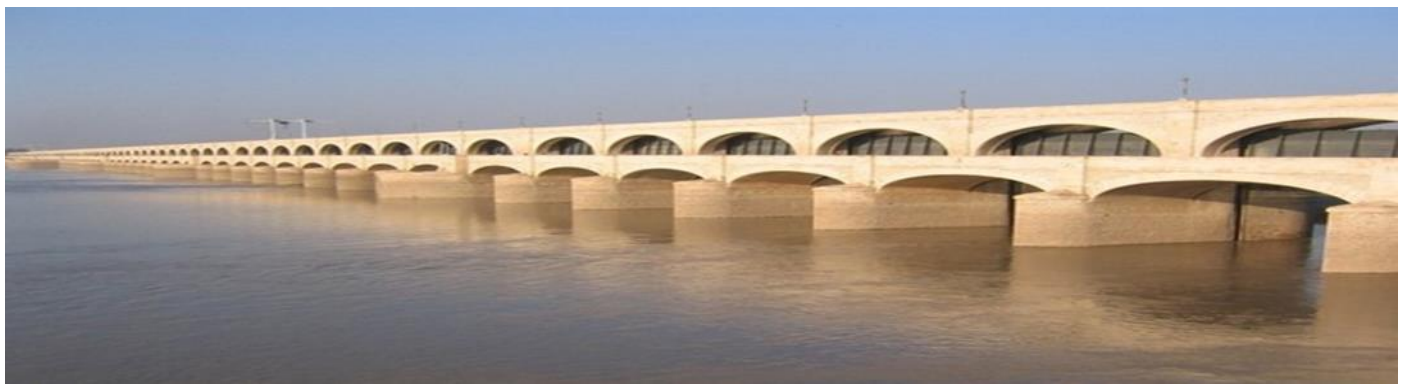

⇐ محرک کی عدم موجودگی کے باعث ایک تحریک التوا نہ اٹھائی گئی

مسترد کی گئی تحاریک

ایوان نے حکومت کی طرف سے مخالفت کے باعث پاکستان تحریک انصاف کے رکن کی پیش کردہ تحریک التوا کو مسترد کر دیا۔

سندھ حکومت کی ملازمتوں میں کراچی والوں کے حصے سے متعلق پیش تحریک التوا کو ایوان نے تین منٹ کی بحث کے بعد مسترد کر دیا، تحریک پاکستان تحریک انصاف کے رکن نے پیش کی۔

سپیکر نے صوبے میں گھوسٹ ہسپتالوں اور صحت کی سہولیات سے متعلق تحریک انصاف کے ایک رکن کی پیش کی گئی تحریک کو مسترد کر دیا۔

ایوان نے سید اعجاز حسین بخاری کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے رکن کے طور پر منتخب کیا

سپیکر نے صوبے کے سرکاری محکموں میں بھرتیوں سے متعلق تحریک انصاف کے ایک رکن کی پیش کی گئی تحریک کو مسترد کر دیا۔ دو اراکین نے تحریک پر دس منٹ بحث بھی کی۔

سپیکر نے کراچی میونسپل کارپوریشن کو فنڈز کے اجرا سے متعلق تحریک انصاف کے ایک رکن کی پیش کی گئی تحریک التوا کو مسترد کر دیا۔ دو اراکین نے تحریک پر 09 منٹ بحث بھی کی۔

تحاریک استحقاق

متحدہ قومی موومنٹ کے ایک رکن نے سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل کراچی سے متعلق پیش اپنی تحریک استحقاق واپس لے لی

پاکستان تحریک انصاف کے رکن کی طرف سے واسا بورڈ کیخلاف پیش تحریک استحقاق کو ایوان کثرت رائے سے مسترد کر دیا۔

رپورٹیں

قومی مالیاتی کمیشن پر عمل درآمد کی پہلی ششماہی رپورٹ

مختلف اخراجات کی مد میں صوبے کی وصولیوں کی سہ ماہی رپورٹ پیش

سندھ اقلیتوں کے حقوق کمیشن بل 2015 کی رپورٹ

فوجداری قوانین (اقلیتوں کا تحفظ) بل 2015 کی رپورٹ

نکات ہائے اعتراض

اراکین نے 21 نکات ہائے اعتراض اٹھائے جن پر 66 منٹ صرف ہوئے۔

عوامی اہمیت کے نکات

متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے عوامی اہمیت کے معاملے کے تحت حیدرآباد کو پانی کی فراہمی روکنے کے معاملے کو اٹھایا، مقامی حکومت کے وزیر نے جواب دیا۔

احتجاج اور واک آؤٹ

ایوان میں احتجاج اور واک آؤٹ کے مجموعی طور پر پانچ واقعات مشاہدہ کئے گئے جن پر مجموعی طور پر 21 منٹ صرف ہوئے۔

⇐ چیئر کی طرف سے شارٹ نوٹس سوال اٹھانے کی اجازت نہ ملنے کے خلاف متحدہ قومی موومنٹ کے ایک رکن نے 11 بج کر 31 منٹ پر ایوان سے واک آؤٹ کیا تاہم وہ 15 منٹ بعد واپس ایوان میں آ گئے۔

⇐ اس سے قبل اسی مسلے پر انہوں نے دو منٹ کیلئے ایوان کے اندر احتجاج بھی ریکارڈ کرایا۔

⇐ متحدہ قومی موومنٹ کے ایک رکن کو قائد حزب اختلاف کے ایما پر ایک مختصر نوٹس کے سوال پر بولنے کی اجازت نہ ملنے کیخلاف ایک منٹ کیلئے احتجاج کیا گیا، تاہم بعد ازاں قائد حزب اختلاف کے ایوان میں آ گئے اور انہوں نے کو دیہ سوال اٹھایا۔

⇐ پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے اراکین نے قرارداد پر بولنے کی اجازت نہ ملنے کیخلاف ایوان کے اندر دو منٹ کیلئے احتجاج کیا

⇐ پاکستان تحریک انصاف اور متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے ایوان کے اندر ایک دوسرے کیخلاف احتجاج کیا، تلخ جملوں کا تبادلہ بھی ہوا، کارروائی ایک منٹ معطل رہی۔

34ویں اجلاس کی روداد

ایوان نے (ن)لیگ کے اقلیتی رکن کی رکنیت منسوخ کردی

متعلقہ وزرا کی غیر حاضری کے باعث وقفہ سوالات منعقد نہ ہوا

نیشنل پارٹی کے اراکین کا حکومت کی بے اعتنائی کے خلاف احتجاج

بلوچستان کے صوبائی ایوان کا 34واں اجلاس 21 ستمبر تا یکم اکتوبر 2016 چھ نشستوں میں منعقد ہوا۔ اس دوران ایوان نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اقلیتی رکن سنتوش کمار کی نشست انہی کی پارٹی کی طرف سے پیش تحریک زیر ضابطہ 52 کی منظوری دیتے ہوئے منسوخ کر دی۔ سنتوش کمار کیخلاف کارروائی مسلسل چالیس روز ایوان سے غیر حاضر رہنے کی بنیاد پر کی گئی۔ علاوہ ازیں متعلقہ وزرا کی ایوان سے غیر حاضری کے کے باعث وقفہ سوالات بھی منعقد نہ ہو سکا۔

34ویں اجلاس کے دوران ایوان مین اراکین کی حاضری کمی کے رجحان کا شکار رہی۔ ایوان نے کم حاضری کے باوجود دو قانونی مسودات اور چار قراردادوں کی منظوری۔ تین قراردادیں محرکین نے واپس لے لیں دو کو مزید غور کیلئے خصوصی مجلس کے سپرد کیا گیا۔ مختلف موضوعات پر رپورٹیں پیش کی گئیں جبکہ اراکین نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 42 نکات ہائے اعتراض اٹھائے۔ ان نکات ہائے اعتراض پر اراکین نے اجلاس کے مجموعی وقت میں سے دو گھنٹے چار منٹ صرف کئے۔ اجلاس کے دوران ایوان سے بطور احتجاج اٹھ کر باہر چلے جانیکا صرف ایک واقعہ مشاہدے میں آیا۔

34ویں اجلاس کی روداد جیسا کہ اراکین و عہدیداروں کی حاضری، قانونی مسودات کے نام و اغراض و مقاصد، قراردادوں و رپورٹوں کے موضوعات وغیرہ نکات کی صورت میں پیش ہیں۔

حاضری واوقات

- اراکین کی فی نشست اوسط حاضری نشست کا آغاز پر 23 (33 فیصد)اور اختتام پر 20 (28 فیصد) رہی
- اجلاس کی ہر نشست طے شدہ وقت کی بجائے اوسطا 53 منٹ تاخیر سے شروع ہوئی
- اجلاس کا مجموعی دورانیہ 11 گھنٹے 06 منٹ رہا جبکہ ہر نشست اوسطا 01 گھنٹہ 51 منٹ جاری رہی
- پانچویں نشست سب سے طویل اور دوسری نشست مختصر ترین رہی جسکی کارروائی صرف 39 منٹ چلی

پارلیمانی رہنماؤں کی حاضری

- پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی قائد تمام چھ نشستوں میں شریک ہوئے
- پختون خواہ ملی عوامی پارٹی کے پارلیمانی قائد نے پانچ نشستوں میں شرکت کی۔
- پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی قائد چار نشستوں میں شریک ہوئے۔
- عوامی نیشنل پارٹی کے قائدین تین نشستوں میں موجود دکھائی دیئے۔
- مجلس وحدت المسلمین اور نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائدین نے دو، دو نشستوں میں شرکت کی۔
- جمعیت العلما اسلام (ف) اور بلوچستان نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائدین کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

سپیکر و دیگر اہم عہدیداروں کی شرکت

⇐ سپیکر تمام نشستوں مین حاضر رہیں اور سات گھنٹے اٹھاون منٹ تک اجلاس کی صدارت کی۔

⇐ چیئرپرسنوں کے اراکین نے 03 گھنٹے 08 منٹ تک اجلاس کی صدارت کے فرائض نبھائے۔

⇐ وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) چار نشستوں میں شریک ہوئے اور مجموعی طور پر پانچ گھنٹے 04 منٹ ایوان مین گزارے۔

قائد حزب اختلاف اجلاس کی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

مجلس کے سپرد کی گئی قراردادیں

ایوان نے دو مشترکہ قراردادوں کو پارلیمانی قائدین پر مشتمل مجلس کے سپرد کر دیا۔ ان قراردادوں میں پٹ فیڈر کینال کی جلد تعمیر اور پانی کے بقایا جات کی صوبے کو ادائیگی کے مطالبات اٹھائے گئے۔

واپس لی گئی قراردادیں

⇐ وزیر صحت نے بحث کے بعد اپنی قرارداد واپس لے لی۔ اس قرارداد میں 08 ستمبر کو زبان کا قومی دن کے طور پر منانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ 08 اراکین نے اس قرارداد پر 17 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

منظور کئے گئے قانونی مسودات

⇐ شیشہ سموکنگ پر پابندی کا بل 2016 (یہ بل صوبے میں شیشہ تمباکو کی تیاری، درآمد، استعمال اور خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ اقدام کا مقصد صوبے کے نوجوانوں کو شیشہ سموکنگ سے باز رکھ کر انکی صحت کی حفاظت ہے۔)

⇐ بلوچستان ملازمین کی کارکردگی و نظم و ضبط (ترمیمی) بل 2016 (اس بل کا مقصد موجودہ قانون کو بلوچستان لیویز فورس کے قواعد نظم وضبط بل 2015 کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ہے۔)

تحریک زیر ضابطہ 52

⇐ ایوان اقلیتی رکن سنتوش کمار کی مسلسل 40 روزہ غیر حاضری کی بنا پر انکی نشست خالی قرار دے۔ یہ تحریک پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایک رکن کی طرف سے ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار کے ضابطہ 52 کے تحت پیش کی گئی۔ تحریک کی اکثریت رائے سے منظوری دی گئی۔

منظور کی گئی قراردادیں

⇐ وفاقی حکومت صوبے کے کم ترقی یافتہ علاقوں کیلئے فوری فنڈز جاری کرے۔

⇐ پاکستان کی سرزمین پر بھارتی جارحیت کی مذمت۔

⇐ صوبے میں نادرا کے ایگزیکٹو آفس کے قیام اور نادرا دفاتر میں خواتین کیلئے علیحدہ کاؤنٹر قائم کرنے کئے جائیں۔

⇐ حکومت صوبے میں ناقص مال تیار کرنیوالی بیوریج کمپنیوں کیخلاف کارروائی کرے۔

⇐ صحت کی حفاظت کے عوامی بنیادی پروگرام بلوچستان کے تحت بنیادی صحت مراکز، تحصیل اور ضلعی ہسپتالوں میں کام کرنے والے ملازمین کو مستقل کیا جائے۔

⇐ کوئٹہ کے حالیہ بم دھماکے میں جاں بحق صحافیوں اور شہریوں کے خاندانوں کی مالی مدد سے متعلق پیش قرارداد کو محرک نے حکومتی یقین دہانی کے بعد واپس لے لیا۔

رپورٹ

اسلام آباد اور کراچی میں قائم بلوچستان ہاؤسز کے کمروں کے کرائے سے متعلق مجلس کی رپورٹ پیش کی گئی۔ ایوان نے رپورٹ کو ترامیم کیساتھ قبول کیا۔

واک آؤٹ

تیسری نشست میں نیشنل پارٹی کے اراکین نے 54 منٹ کیلئے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ انکا کہنا تھا کہ حکومت انہیں اہم معاملات میں اعتماد میں نہیں لیتی۔

24واں اجلاس

عوامی اہمیت کے معاملات نظر انداز

حزب اختلاف نے پانامہ لیکس کے معاملے کو مسلسل اٹھائے رکھا

ایوان کی صوبے کے ہر ضلع میں یونیورسٹی قائم کرنیکی سفارش

پنجاب اسمبلی کے 24ویں اجلاس میں نظام کار پر موجود حکومتی نگرانی کے امور نظر انداز ہوتے رہے ، ایوان کی ساری توجہ صرف سرکاری قانونی مسودات کی منظوری پر مرکوز رہی اور 09 قانونی مسودات کی منظوری دی گئی جبکہ تحاریک التوا، توجہ دلاؤ نوٹس اور سوالات سے بے اعتنائی برتی گئی۔

اگرچہ یہ اجلاس شیڈول کے مطابق ستمبر میں منعقد ہونا تھا تاہم اکتوبر کے وسط میں شروع ہو سکا۔ 14 سے 24 اکتوبر 2016 تک منعقدہ اس اجلاس وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) اس اجلاس میں بھی شریک نہ ہوئے۔ اس سے پچھلے اجلاس میں بھی ایوان وزیر اعلیٰ کی آمد کا انتظار کرتا رہ گیا تھا۔

اجلاس کے دوران حکومت نے چھ نئے قانونی مسودات متعارف کرائے جنہیں متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کیا گیا۔ ایوان نے دو آرڈیننسوں کی مدت میں مزید نوے دن کی توسیع کی بھی منظوری دی۔

حکومتی نگرانی کے اہم پارلیمانی ذرائع جیسا کہ تحاریک التوا، زیرو آور، توجہ دلاؤ نوٹس، وقفہ سوالات وغیرہ بارہ بار موخر کئے جاتے رہے۔ شائد حکومت کی ان سے متعلقہ سوالات بارے تیاری نہ تھی۔ سپیکر نے بھی ان معاملات سے متعلق حکومت پر کوئی زور نہ ڈالا۔ نظام کار پر موجود نشاندہ سوالات میں سے سے صرف ایک تہائی سوالات اٹھائے گئے۔

اجلاس کے دوران ایوان میں اراکین کی حاضری کی صورتحال بھی کچھ متاثر کن دکھائی نہ دی۔ دو نشستیں محض کورم کی کمی کے باعث بزنس نپٹائے بغیر قبل از وقت ملتوی کی گئیں۔ حزب اختلاف نے پانامہ لیکس کے معاملے کو مسلسل اجاگر کیا اور اس پر اپنی رائے ایوان کے اندر احتجاج اور کارروائی کے دوران اٹھ کر باہر جانے (واک آؤٹ) کی صورت میں ریکارڈ کرائی۔ ایوان میں ایک اہم قرارداد بھی منظور کی گئی جس میں صوبے کے ہر ضلع میں ایک سرکاری یونیورسٹی قائم کرنے کی سفارش کی گئی۔

اوقات اور حاضری

طے شدہ وقت کی بجائے تاخیر کیساتھ نشست شروع ہونے کی روائت اس اجلاس کے دوران بھی برقرار رہی۔ اجلاس کی ہر نشست مقررہ وقت سے اوسطا ایک گھنٹہ 29 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی جبکہ گزشتہ اجلاس میں یہ شرح ایک گھنٹہ نو منٹ مشاہدہ کی گئی تھی۔ اس اجلاس کے دوران نشست کے آغاز میں کم از کم تاخیر ایک گھنٹہ آٹھ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ چھیالس منٹ رہی۔ سات نشستوں میں منعقدہ 24ویں اجلاس کا مجموعی دورانیہ 12 گھنٹے 20 منٹ رہا جو کہ گزشتہ اجلاس کے مجموعی دورانیئے سے آٹھ گھنٹے کم ہے۔

اس اجلاس کے دوران اراکین کی ایوان میں حاضری کی شرح متاثر کن نہ ہونے کے باوجود گزشتہ اجلاس کے مقابلے پر قدرے بہتر دکھائی دی۔ گزشتہ اجلاس جس میں یہ شرح 75 اراکین فی نشست رہی تھی جو کہ اس اجلاس کے

دوران 80 اراکین فی نشست مشاہدہ کی گئی۔ حاضری کی یہ اوسط شرح پنجاب اسمبلی پر دستیاب اسمبلی کے اپنے ریکارڈ سے لی گئی ہے تاہم فافن اپنے طور پر بھی ہر نشست کے آغاز اور اختتام پر اراکین کی حاضری کا مشاہدہ کرتا ہے۔ فافن کے مشاہدہ کاروں کے مطابق اجلاس کی ہر نشست کا آغاز اوسطا 21 جبکہ اختتام 57 اراکین کی موجودگی میں ہوا۔

وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) اس نشست کے دوران بھی ایوان سے غیر حاضر رہے تاہم قائد حزب اختلاف نے پانچ نشستوں میں شریک ہوتے ہوئے اجلاس کے مجموعی وقت کا 30 فیصد ایوان میں گزارا جو کہ انکی طرف سے گزشتہ اجلاس کے دوران ایوان میں گزارے گئے وقت سے نصف ہے۔ سپیکر نے پانچ نشستوں میں شرکت کی اور مجموعی وقت کے اڑسٹھ فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت کی جبکہ ڈپٹی سپیکر نے تین نشستوں میں شرکت کی اور 34 فیصد وقت اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے گزارا۔

پارلیمانی قائدین میں سے جماعت اسلامی کے قائد باقاعدگی کیساتھ اجلاس میں شرکت کرنیوالوں میں سر فہرست رہے، انہوں نے چھ نشستوں میں شرکت کی۔ انکے بعد دوسرے نمبر پر پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ضیا کے پارلیمانی قائدین رہے جنہوں نے دو، دو نشستوں میں شرکت کی۔

قانون سازی

منظور کئے گئے قانونی مسودات

- مقامی حکومتوں کا (پانچواں ترمیمی) بل 2016
- پنجاب ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی (ترمیمی) بل 2016
- انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب (ترمیمی) بل 2016
- پنجاب محفوظ انتقال خون 2016
- پنجاب امن عامہ کے قیام کا (ترمیمی) بل 2016
- پنجاب پولٹری پروڈکشن بل 2016
- صوبائی موٹر وہیکلز (ترمیمی) بل 2016 (بل نمبر 39 آف 2016)
- صوبائی موٹر وہیکلز (ترمیمی) بل 2016 (بل نمبر 31 آف 2016)
- بچوں سے مشقت پر پابندی کے بل 2016 کی منظوری دی۔
- قراردادیں

منظور کی گئی قراردادیں

- صوبے کے ہر ضلع میں ایک سرکاری یونیورسٹی قائم کرنیکی سفارش
- ڈیرہ غازخان، راجن پور روڈ کو دورویہ کرنے کی سفارش
- دو آرڈیننسوں، صوبائی موٹر وہیکلز (ترمیمی) آرڈیننس 2016 اور پنجاب ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی (ترمیمی) بل 2016 میں 17 نومبر 2016 سے مزید 90 دن کی توسیع کی منظوری۔

موخر کی گئی قراردادیں

- دو قراردوں کو محرکن کی عدم موجودگی جبکہ دو قراردادوں کو محرکین کی معطلی کے باعث موخر کر دیا گیا۔

مجالس کی رودادیں (رپورٹیں)

ایکسائز، ٹیکسیشن، صحت، مواصلات و ورکس، خدمات و انتظام عامہ، زراعت، ٹرانسپورٹ، محنت و انسانی وسائل اور مقامی حکومتوں و کمیونٹی ترقی پر قائم مجالس ہائے قائمہ نے انکے سپرد کی گئی قانونی تجاویز سے متعلق اپنی رودادیں ایوان مین پیش کی جبکہ مقامی حکومتوں و کمیونٹی ڈویلپمنٹ، خدمات و انتظام عامہاور استحقاق پر قائم مجالس ہائے قائمہ کو رودادیں پیش کرنے کیلئے مزید 60 دن کی توسیع دے دی گئی۔

تحاریک التوا .

- اراکین نے اجلاس کے دوران نظام کار میں عوامی اہمیت کے مختلف معاملات پر 12 تحاریک التوا شامل کرائیں۔ تمام تحاریک التوا موخر رہیں، اجلاس کے دوران حکومت نے انکا کوئی جواب نہ دیا۔ ان تحاریک التوا میں اراکین نے بدعنوانی، خراب حکومتی نظم ونسق، صحت اور تعلیم وغیرہ سے متعلق اہم امور اٹھائے تھے۔ ان تحاریک مُن سے سات حکومتی

بینچوں ، چار پاکستان تحریک انصاف اور ایک پاکستان مسلم لیگ کے اراکین نے جمع کرائیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

پاکستان تحریک انصاف، مسلم لیگ (ن) اور ایک آزاد رکن کی طرف سے صوبے مین امن وامان کی صورتحال پر بحث کیلئے تین توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے گئے، ان مین سے دو نوٹس تین مرتبہ ایجنڈے پر بھی آئے تاہم سرکار نے ان کے جوابات نہ دیئے۔

سوال

نظام کار پر مجموعی طور پر 195 سوالات (133 نشاندہ اور 62 غیر نشاندہ) شال کئے گئے تاہم حکومت نے صرف 44 نشاندہ سوالات کے جوابات دیئے، محرکین کی عدم موجودگی کے باعث 22 کو نمٹادیا گیا اور 47 موخر کئے گئے۔ کم از کم سترہ سوالات کے تحریری جواب نہ دیئے۔ اٹھائے گئے سوالات میں سے اکثر تین سے چار ماہ پہلے کے جبکہ کچھ تین سال سے پرانے تھے۔

زیرو آور

پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین نے زیرو آور کے دوران ڑھیم یار خان مین اساتذہ کی معطلیوں اور کو آپریٹوز کے محکمہ مین مالی بد عنوانی کے معاملات اٹھائے تاہم ان دونوں معاملات کو چیئر نے موخر کر دیا جبکہ اجلاس کے دوران حکومت نے انکا کوئی جواب نہ دیا۔

تحریک استحقاق

پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) اور ایک آزاد رکن سمیت تین اراکین نے ان کے ساتھ سرکاری اہلکاروں کے غیر مناسب رویئے کیخلاف تحاریک استحقاق جمع کرائیں جنہیں ایوان نے تحقیقات کیلئے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا اور ہدائت کی کہ ان سے متعلق رپورٹ پیش کی جائے۔

نکات ہائے اعتراض

اجلاس کے دوران اراکین نے مجموعی طور پر 55 نکات ہائے اعتراض پر 70 منٹ صرف کئے۔ ان نکات ہائے اعتراض کے ذریعے اراکین نے اپنے حلقے کے مسائل اور موجودہ سیاسی صورتحال پر اظہار خیال کیا۔

کورم واحتجاج

اجلاس کے دوران چھ مرتبہ کورم کی نشاندہی کی گئی جن میں سے تین مرتبہ کورم کم پایا گیا۔ دو نشستیں کورم ہی کے باعث قبل از وقت ملتوی ہوئیں اور نظام کار پر موجود امور مکمل طور پر نہ نپٹائے جاسکے۔ اسی طرح کورم کی کی کمی کے باعث ایک مرتبہ نشست 24 منٹ کیلئے معطل بھی کی گئی۔

اجلاس کے دوران حزب اختلاف نے پانامہ لیکس کے حوالے سے احتجاج جاری رکھا۔ اس حوالے سے چھ منٹ دورانیہ کا ایک علامتی واک آؤٹ کیا جبکہ چار مرتبہ ایوان کے اندر احتجاج ہوا۔ احتجاج کو مجموعی دورانیہ 39 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔

بلوچستان میں ووٹ کی اہل ہر چوتھی عورت ووٹر لسٹ میں شامل نہیں

سیاسی جماعتوں ، سول سو سائٹی ، الیکشن کمیشن اور نادرا حکام کا مشترکہ کوششوں پر اتفاق

22 دسمبر 2016 کو کوئٹہ میں منعقدہ ایک مشاورتی اجلاس میں سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی تنظیموں، الیکشن کمیشن آف پاکستان اور نادرا کے حکام نے عزم ظاہر کیا ہے کہ اہل ووٹرز کی فہرست میں شامل نہ ہوسکنے والی بلوچستان کی کم از کم پانچ لاکھ خواتین کے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بنانے کیلئے مشترکہ کوششیں کرینگے۔ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) کے زیر اہتمام پارٹنر تنظیم سنٹر فار پیس اینڈ ڈویلپمنٹ (سی پی ڈی آئی) کے اشتراک سے کوئٹہ میں منعقدہ

اس اجلاس میں میں اراکین صوبائی اسمبلی، صوبائی الیکشن کمشنر، نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کے حکام، اہم سیاسی جماعتوں، سول سائٹی تنظیموں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ شرکا نے خواتین کی بطور

بلوچستان میں خواتین کی آبادی مردوں کے مقابلے میں صرف آٹھ فیصد کم جبکہ ووٹر لسٹ میں مردوں کے مقابلے میں عورتوں کی رجسٹریشن کی شرح 15 فیصد کم ہے۔

ووٹر کم رجسٹریشن کے مسلے کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے اس امر پر اتفاق کیا کہ بلوچستان میں خواتین کے پاس کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کا نہ ہونا بڑا مسلہ ہے ،یہی وجہ ہے کہ صوبے کی ہر چوتھی اہل ووٹر خاتون فہرست رائے دہندگان میں شامل نہیں۔ فہرست رائے دہندگان میں درج ہونے سے رہ جانیوالی اکثر خواتین کا تعلق پسماندہ طبقات سے ہے حالانکہ قومی سیاسی دھارے میں انکی زیادہ سے زیادہ شرکت انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ تمام متعلقین نے ووٹر رجسٹریشن کے عمل میں صنفی فرق کو تسلیم کیا اور خواتین کی کم رجسٹریشن کے مسلے کو حل کرنے کیلئے مشترکہ اور مربوط کوششیں کرنے پر زور دیا۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق صوبے کی کم از کم 5 لاکھ خواتین کا نام فہرست رائے دہندگان میں شامل نہیں۔ صوبے میں خواتین کی آبادی مردوں کے مقابلے میں صرف آٹھ فیصد کم ہے جبکہ ووٹر لسٹ میں مردوں کے مقابلے میں

جغرافیائی وسعت صوبے میں خواتین اور معاشرے کے پسماندہ طبقات کی بطور ووٹر رجسٹریشن کی راہ میں حائل ایک بڑی رکاوٹ ہے

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق صوبے کی کم از کم 5 لاکھ خواتین کا نام فہرست رائے دہندگان میں شامل نہیں

عورتوں کی رجسٹریشن کی شرح 15 فیصد کم ہے۔ اجلاس مین شریک فافن کے نمائندے نے فہرست رائے دہندگان میں مردوں اور خواتین ووٹرز کے مابین اندراج کے اس بڑے فرق کو ختم کرنے کیلئے خواتین کے شناختی کارڈ بنانے کے کام کو مزید تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

پختون خواہ ملی عوامی پارٹی سے تعلق رکھنے والے رکن صوبائی اسمبلی نصر اللہ خان زائرے نے خواتین کے لئے قومی شناختی کارڈ کے حصول اور ووٹر لسٹ میں اندراج کیلئے فافن کی کاوشوں کو قابل تعریف قرار دیا۔ انہوں نے بڑی سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ ووٹ کے اندراج کے حوالے سے لوگوں میں شعور پیدا کریں۔ رکن صوبائی اسمبلی نے شناختی کارڈ بنوانے کی راہ میں حائل مشکلات کو اجاگر کیا اور کہا کہ بڑی وجہ حکومتی محکموں کی طرف سے مناسب سہولیات مہیا نہ کرنا ہے۔

صوبائی الیکشن کمشنر سید سلطان بایزید نے ووٹر کے اندراج اور انکی آگاہی کیلئے سول سوسائٹی کی طرف سے کی جانیوالی تمام کوششوں کی مکمل حمائت کا یقین دلایا

صوبائی الیکشن کمشنر سید سلطان بایزید نے ووٹر کے اندراج اور انکی آگاہی کیلئے سول سوسائٹی کی طرف سے کی جانیوالی تمام کوششوں کی مکمل حمائت کا یقین دلایا۔ انہوں نے ووٹر فہرست میں شامل نہ ہوسکنے والی پانچ لاکھ سے زائد خواتین کو فہرست میں شامل کرنیکی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ آئندہ عام انتخابات سے قبل سول سوسائٹی تنظیموں، سیاسی جماعتوں، حکومت اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کو شانہ بشانہ کام کرنا چاہئے تاکہ اہل ووٹرز کا زیادہ سے زیادہ اندراج ممکن بنایا جائے۔

نادرا کے نمائندے مسٹر ہارون نے محدود وسائل اور بعض علاقوں کے مخصوص حالات کو بلوچستان میں کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ بنوانے کی راہ میں حائل بڑی رکاوٹیں قرار دیا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ نادرا سول سوسائٹی تنظیموں کے ساتھ تعاون کریگا اور جہاں بھی ممکن ہوگا موبائل رجسٹریشن ویز مہیا کی جائینگی

بلوچستان بھر کے پانچ ضلعوں میں سرگرم فافن کی شریک کار تنظیموں کے نمائندوں نے بھی خواتین کے شناختی کارڈوں اور بطور ووٹر رجسٹریشن کے حوالے سے اپنے تجربات سے شرکا کو آگاہ کیا۔ انہوں نے صوبے کی جغرافیائی وسعت کو صوبے میں خواتین اور معاشرے کے پسماندہ طبقات کی بطور ووٹر رجسٹریشن کی راہ میں حائل ایک بڑی رکاوٹ قرار دیا۔ اس موقع پر سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی تنظیموں کے نمائندوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ایوان بالا میں منظور قانونی مسودات کا مختصر تعارف

1997 کے رولز آف بزنس پر نظر ثانی

پاکستان انجینئرنگ کونسل بل 2016

پاکستان انجینئرنگ کونسل بل 2016 کا مقصد پاکستان انجینئرنگ کونسل کی گورننگ باڈی میں پاکستان آرمی کے انجینئران چیف کو شامل کرنا تھا تاکہ مسلح افواج میں کثیر تعداد میں کام کرنے والے انجینئر کو بھی نمائندگی مل سکے۔ اس بل کے تحت گورننگ باڈی میں پیشہ ور اعلیٰ انجینئر کی تعداد 65 سے 66 ہو جائے گی۔ اس بل کو سینیٹ کے 255 ویں اجلاس کی تیسری نشست میں منظور کرایا گیا اور اس کو وفاقی وزیر برائے قانون زاہد حامد نے پیش کیا۔

مرکزی قانونی افسران (ترمیمی) بل 2016

اس بل کو سینیٹ کے 255 ویں اجلاس کی تیسری نشست میں منظور کرایا گیا۔ بل وفاقی وزیر برائے قانون زاہد حامد نے ایوان میں پیش کیا۔ اس کا مقصد مرکزی قانونی افسران آرڈیننس، 1970 کے سیکشن (2) کے، سب سیکشن (1) میں تبدیلی کرکے لفظ سٹینڈنگ کونسل کی بجائے اسسٹنٹ اٹارنی جنرل کا استعمال تھا اور سیکشن 3 کے پیراگراف (b) میں موجود الفاظ سٹینڈنگ کونسل جو کہ ہائی کورٹ کا جج بننے کا اہل ہوگا کو اسسٹنٹ اٹارنی جنرل، جو کہ کم سے کم 7 سال ایک ہائی کورٹ کا وکیل رہا ہوگا سے تبدیل کرنا ہے۔

اس طرح اس بل کے تحت 1970 کے آرڈیننس کے سیکشن 3A کے سب سیکشن 1 اور 2 میں سٹینڈنگ کونسل کی بجائے اسسٹنٹ اٹارنی جنرل کے الفاظ کا استعمال تھا۔ اس طریقے سے آرڈیننس کے سیکشن 4A میں تبدیلی اور پاکستان بار کونسل سے جاری کردہ لائسنس کے بعد اسسٹنٹ اٹارنی جنرل کو سپریم کورٹ میں پیش ہونے کے اہل بنانا ہے۔

اسلام آباد ہائیکورٹ بل 2016

یہ بل سینیٹ کے 255 ویں اجلاس کی تیسری نشست میں میں منظور کیا گیا جس کو وفاقی وزیر برائے قانون زاہد حامد خان نے پیش کیا۔ اس بل کا بنیادی مقصد اسلام آباد ہائی کورٹ پر کام کے بوجھ کو کم کرنا ہے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ ایکٹ 2010 کے سیکشن 4 کے تحت اسلام آباد ہائی کورٹ کا اصل دائرہ اختیار ایک کروڑ یا اس سے زائد کے مقدمات کو سننا ہے۔ جبکہ بعد میں اس کو ایک کروڑ سے بڑھا کر 10 کروڑ کر دیا گیا۔ اب جبکہ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں جائیدادوں کی قیمت بڑھ چکی ہے جس سے اسلام آباد ہائی کورٹ پر کا کام بھی بڑھ گیا ہے۔ مزید برآں اسلام آباد ہائی کورٹ کا مالیاتی معاملات میں دائرہ اختیار مختلف صوبوں کی ہائی کورٹ کے مالیاتی معاملات میں دائرہ اختیار مختلف صوبوں کی ہائی کورٹ سے بھی مطابقت نہیں رکھتا۔ مزید یہ کہ 193(3) آرٹیکل کے تحت ڈسٹرکٹ جج کا مطلب پرنسپل سول کورٹ کا جج ہے جس کے تحت اصل

دائرہ اختیار ڈسٹرکٹ جج کے پاس ہے نہ کہ ہائی کورٹ کے پاس۔ اس لیے اس بل میں سفارش کی گئی ہے کہ سیکشن 4 کی دفعات کو ختم کیا جائے۔ اس ترمیمی بل سے اسلام آباد ہائی کورٹ اور اسلام آباد میں موجود سول کورٹس کا دائرہ اختیار دوسرے صوبوں کی ہائی کورٹس اور سول کورٹس کے برابر ہو جائیگا اور اس سے اسلام آباد ہائی کورٹ اس حوالے سے کام کے پریشر میں بھی کمی ہو گی۔

پلانٹ بریڈرز رائٹس بل 2016

یہ بل سینٹ کے 255 ویں اجلاس کی چوتھی نشست میں منظور کیا گیا جس کا مقصد نباتات کی نئی اقسام کے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ ہے۔ اس بل کے تحت پاکستان میں تحفظ خوراک کے لیے عملی طور پر بیج کی صنعت کا قیام ضروری ہے تاکہ کسانوں کو معیاری بیج اور نباتاتی مواد کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

اس بل کے مقاصد میں نباتات اگانے والوں کی حوصلہ افزائی اور پبلک اور پرائیویٹ آرگنائزیشن کی نباتاتی پرورش اور تحقیق میں سرمایہ کاری کو یقینی بنانا ہے۔ دیگر مقاصد میں بہترین معیار کی حامل فصلیں، سبزیوں کی کاشت، غیر ملکی اقسام اور نئی ٹیکنالوجی تک رسائی اور مختلف اداروں میں صحت مند مسابقت کی فضاء پیدا کرنا، تحقیقی اداروں کی آمدنی اور نباتات اگانے والوں کے لیے مالی ترغیبات اور خراب یا نقلی بیج کے موثر انسداد کے ساتھ ساتھ کسانوں کی بہتری کو یقینی بنانا ہے۔

اس بل کو 9 حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلا حصہ مختلف اصلاحات کی مکمل تعریف فراہم کرتا ہے۔ دوسرا حصہ نباتات اگانے والوں کے حقوق اور اس کے انتظامی امور کے بارے میں ہے۔ تیسرے حصے میں نباتات اگانے والوں کے حقوق کے تحفظ پر بات کی گئی ہے۔ چوتھے اور آخری حصے میں نباتات کے کاروباری معاملات کے لیے سرٹیفیکیٹ کا اجراء ہے، اس کی واپسی، اصلاح کے بارے میں تفصیلی بات کی گئی ہے۔

بل کے چھٹے حصے میں اشتراک منافع، ساتویں حصے میں لائسنسز کے معاملات، آٹھویں میں قانون کی خلاف ورزی اور جرمانہ اور نویں میں مختلف ذیلی امور پر بات کی گئی ہے۔

فوجداری قوانین (ترمیمی) بل 2016

یہ ترمیمی بل سینٹ کے 255 ویں اجلاس کی چھٹی نشست میں منظور کیا گیا۔ بل کا بنیادی مقصد دہشت گردی، فرقہ واریت اور شدت پسندی کے خلاف موثر کاروائی ہے۔ کسی بھی غلط معلومات دینے پر ضابطہ فوجداری پاکستان 1860 کے سیکشن 182 میں ترمیم کر کے جس معاملے میں سزائے موت بھی دی جاسکتی ہو میں معلومات دینے والے شخص کی سزا کو بڑھا کر 6 ماہ سے 7 سال کر دیا گیا ہے جبکہ عمر قید جیسے کیسز میں غلط معلومات دینے والے کو 5 سال قید اور ایسے معاملات جو درج بالا معاملات میں نہیں آتے ان میں غلط معلومات دینے والے کو اس جرم کی سزا کا چوتھا حصہ اور جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

اسی طرح سیکشن 298 کو تبدیل کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ کسی کی مذہبی وابستگی یا احساسات کو جان بوجھ کر ٹھیس پہنچانا، مذہبی، فرقہ واریت اور نئی نفرت کو ہوا دینے یا لاؤڈ سپیکر یا کسی اور ڈیوائس کے ذریعے اس طرح کی حرکت کرنے پر ایک سال سے تین سال کی سزا یا 5 لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں کا سامنا

سیکشن B498 جو کہ زبردستی شادی سے منع کرنے کے متعلق ہے اس میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ 1992 کہ Child Marriage Restriction Act کے مطابق اگر کسی بھی بھی غیر مسلم عورت سے شادی کے معاملے میں زبردستی کی جائے تو ملزم کو 5 سال کی قید اور 10 لاکھ روپے تک جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

کرنا پڑے گا۔

اسی طرح پولیس ایکٹ 1861ء کے سیکشن 23 جو کہ پولیس آفیسر کے فرائض کے بارے میں ہے اس میں پولیس آفیسر کی ڈیوٹی میں شامل کیا گیا ہے تاکہ وہ کسی بھی شخص، گروپ یا ادارہ کو فرقہ واریت، نفرت پر مبنی تقریر اور نفرت انگیز مواد سے روکے گا۔

پولیس ایکٹ 1861ء کے سیکشن 29 میں پولیس افسران کے لئے فرائض کی کوتاہی پر سزا میں اضافہ کیا گیا ہے اور اس کو 6 ماہ قید سے بڑھا کر 3 سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

اس کے ساتھ سیکشن 32 میں ترمیم کی گئی کے پولیس کے احکامات کو نظر انداز کرنے کی صورت میں جرمانے کی شرح کو 200 روپے کی بجائے 3 سال قید اور جرمانے کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس طرح انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء کے سیکشن ڈبلیو 11 کے بعد سیکشن 11 ڈبلیو ڈبلیو کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر ملزم یا جرم کے شبے میں کسی شخص کو افراد، منظم گروہ یا ہجوم قانون میں ہاتھ لے کر زخمی یا مار دیں گے تو وہ تمام اس جرم (قتل یا زخمی) کرنے کے مرتکب ہوں گے۔

جو شخص بھی اس عمل کا مرتکب ہو گا تو اس کی سزا تین سال، جرمانہ یا دونوں یا اس وقت کے قانون کے مطابق سزا کا حق دار ہو گا۔

پاکستان انجینئرنگ کونسل (ترمیمی) بل 2016: اس بل کا مقصد پاکستان آرمی کے انجینئرنگ چیف کی پاکستان انجینئرنگ کونسل کی گورننگ باڈی میں شمولیت کو قانونی تحفظ فراہم کرنا ہے۔

ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016: اس بل کے ذریعے گنجائش پیدا کی گئی ہے کہ کسی بھی نوعیت کی تکلیف کا باعث امور اور سرکاری خیراتی اداروں کی صورت میں ایڈووکیٹ جنرل یا دو یا اس زیادہ افراد عدالت کی اجازت کیساتھ عدالتی اعلامیئے اور حکم کیلئے یا مقدمے کے حالات کے پیش نظر عدالت جو ریلیف مناسب سمجھے کے حصول کیلئے دعویٰ دائر کر سکتے ہیں۔

قانون و انصاف کمیشن نے اس نوعیت کے مقدمات میں عدالت کی اجازت کیساتھ اور ایڈووکیٹ کی اجازت کے بغیر دائر کرنے کیلئے متذکرہ دفعہ میں ترمیم کیلئے سفارش کی تھی۔ مجوزہ قانون سازی کے بروئے کار آنے سے دعووں کو جلد نمٹانے میں مدد ملے گی۔

مرکزی قانونی افسران (ترمیمی) بل 2016: اس بل کا مقصد اٹارنی جنرل آف پاکستان کی سفارشات کی روشنی میں مرکزی لا افسران آرڈیننس 1970 (7 آف 1970) میں ترمیم کرتے ہوئے سٹینڈنگ کونسل کی آسامی کو اسسٹنٹ اٹارنی جنرل قرار دینا ہے۔

اسلام آباد ہائیکورٹ (ترمیمی) بل 2016: اس بل کا مقصد وفاقی علاقہ اسلام آباد ہائیکورٹ اور سول کورٹس کے دائرہ اختیار سمات کو دیگر صوبوں کی ہائیکورٹوں و سول عدالتوں کے ہم پلہ بنانا ہے۔ اس اقدام سے اسلام آباد ہائیکورٹ پر کام کا بوجھ بھی کم ہو گا۔

پلانٹ بریڈرز رائٹس بل 2016: اس بل کا مقصد پودوں کی نئی اقسام کا فروغ اور نئی اقسام کاشت کرنیوالوں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔

فوجداری قوانین (ترمیمی) بل 2016: اس بل کا مقصد دہشت گردی کی لعنت کے خاتمے کیلئے سخت اقدامات یقینی بنانا ہے۔

متعارف کرائے گئے قانونی مسودات کا مختصر تعارف

فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (ترمیمی بل) 2016

یہ قانونی مسودہ 21 نومبر 2016 کو سینیٹر نزہت صادق نے ایوان بالا (سینیٹ) میں متعارف کرایا۔ اس بل کا مقصد فیڈرل بورڈ کے 1975 کے ایکٹ میں ترمیم کرنا ہے۔ اس ترمیمی بل کے ذریعے فیڈرل بورڈ کے دائرہ اختیار میں اضافہ ہو گا اور چھاؤنیوں، گیریژنز یا وفاقی علاقوں سے باہر قائم سرکاری یا نجی تعلیمی ادارے بھی فیڈرل بورڈ سے الحاق کر سکیں گے۔

شہید ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل یونیورسٹی اسلام آباد (ترمیمی) بل 2016

یہ بل 21 نومبر 2016 کو ایوان بالا (سینیٹ) میں سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل نے پیش کیا۔ بل کا مقصد پمز ہسپتال کو اور یونیورسٹی کو الگ الگ حیثیت عطا کرنا ہے۔ کیونکہ ہسپتال کی اپنی حیثیت یونیورسٹی کی وجہ سے کچھ مشکل میں ہے۔ پمز میں کام کرنیوالے 3 ہزار سے زائد ملازمین میں تشویش پائی

جاتی ہے اور انکا خیال ہے کہ ہسپتال کو یونیورسٹی بنایا جارہا ہے۔ ان کے مطابق ملازمین کا سول سرونٹ کا اسٹیٹس خطرے میں پڑ جائے گا جو ان کے مفادات کے منافی ہے۔

پمز ہسپتال میں اوسطاسالانہ 13لاکھ 21ہزار 465مریض آتے ہیں اور اس پر حکومت 5ب روپے سالانہ خرچ کرتی ہے۔ پمز کو یونیورسٹی کا درجہ دینے سے یہ ایک خود مختار کارپوریٹ ادارہ بن جائے گا جس کے عام لوگوں پر سنجیدہ اثرات مرتب ہونگے۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو یونیورسٹی ایکٹ 2013 کی بہت سی شقیں ہائر ایجوکیشن کمیشن/فیڈرل یونیورسٹی آرڈیننس کے برعکس ہیں۔ اس بل کو متعارف کروانے کا مقصد ان سب پیچیدگیوں کو ختم کرکے اس کو ایچ ای سی/فیڈرل یونیورسٹیز آرڈیننس 2002 کی مطابقت میں لانا ہے۔

کم سن/نابالغ نظام انصاف (ترمیمی) بل 2016

یہ بل 21نومبر 2016 کو سینیٹر محمد اعظم خان سواتی نے سینٹ میں متعارف کرایا جس کا مقصد کم سن/نا بالغ بچوں کیلئے نظامِ انصاف آرڈیننس 2000میں ترامیم کرنا تھا۔ بنیادی طور پر بل انٹرنیشنل کنونشن کے Signatory ہونے کی حیثیت سے ایسے قوانین پر زور دیتا ہے جن کے تحت نابالغ افراد کو جرم کی صورت میں مفید شہری بننے کے لیے مواقع فراہم کرنا اور اس کی تربیت کرنا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے نابالغ افراد کو کسی جرم میں سزا ملنے کے بعد ان کیساتھ بالغوں کی طرح کا سلوک کرتے ہیں۔ اس بل کے تحت یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ نابالغ افراد کی تفتیش سب انسپکٹر کی سطح سے کم افسر نہیں کرے گا اور بچیوں کی نگرانی مرد افسر نہیں کرے گا۔ کسی بھی معمولی جرم کی صورت میں عدالت فریقین کی رضامندی سے تلافی نقصان یا دیگر مناسب فیصلہ دے سکے گی۔ عدالت جرم کی صورت میں بچوں کو قید کرنے کی بجائے اصلاحی اداروں میں بھیجے گی جہاں سے اس کو ڈسچارج کیا جائے گا اور وہ کسی بھی نااہلی کے بھی زمرے میں نہیں آئیں گے۔ اگر کوئی بھی شخص نابالغ فرد

کو ذہنی یا جسمانی اذیت دیکر سزا والے جرم کی طرف راغب کریگا اس کی سزا 3 سے 5 سال قید اور جرمانہ ایک لاکھ سے 2لاکھ روپے تجویز کیا گیا ہے۔

دیواروں پر اظہار کا ممانعتی بل اسلام آباد، 2016

اس بل کو 21نومبر کو سینیٹ میں سینیٹر محمد اعظم خان سواتی نے متعارف کروایا جس کا مقصد وفاقی دارالحکومت میں دیواروں پر اظہار معاملات کی پابندی ہے۔ موجودہ صورتحال میں اسلام آباد میں وال چاکنگ یا دیواروں پر اظہار معاملات کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے۔ اس بل کے تحت حکومت اور میٹروپولیٹن کارپوریشن 30دن کے اندر دیواروں پر لکھائی کو مٹائے گی۔ اور حکومت بل کے مقاصد کی تکمیل کے لئے قوانین بھی بنائے گی۔ اس بل میں دیواروں پر کسی صورت میں لگے پوسٹر یا اشتہار پر ایک سے دوسال تک کی سزا ہوگی اور ایک لاکھ روپے جرمانے یا دونوں سزائیں ہوں گی۔

قومی کمیشن برائے بین الاقوامی قانون اور مواعید/وابستگی بل 2016

یہ بل 21نومبر کو سینیٹر کریم احمد خواجہ نے سینٹ میں متعارف کرایا جس کے تحت ایک کمیشن بنایا جائے گا۔ بین الاقوامی معاہدوں، کنونشن پر بحث اور تعاون کے لئے ایک فورم کے طور پر خدمات انجام دے گا، اور پارلیمنٹ اور وزیراعظم سے بھی مشاورت کرے گا اور ان سفارشات کو مرتب کریگا۔

کمیشن کے سیکرٹریٹ کا سربراہ ڈائریکٹر جنرل کہلائیگا۔ جو کہ وفاقی حکومت کے گریڈ 21 کے رینک کا افسر ہوگا یا کمیشن کے ملازمین میں سے ترقی پائے گا۔ کمیشن اپنی سرگرمیوں کے بارے میں سالانہ رپورٹ، خصوصی رپورٹ صرف کرے گا اور حکومت کی منظوری کے بعد قوانین بھی بنائے گا۔

آئینی ترمیمی بل 2016

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان نے آئینی ترمیمی بل 2016 (برائے ترمیم کئے جانے آرٹیکل 209) 21 نومبر 2016 کو ایوان بالا میں متعارف کروایا۔ اس میں آرٹیکل 209 میں ایک اضافی پیرا متعارف کرانے کا کہا

گیاہے۔ جس کے مطابق چیف جسٹس آف پاکستان کے خلاف شکایت کی صورت میں سپریم کورٹ کا سینئر ترین جج کونسل کا سربراہ ہو گا اور اگلے دیگر دو سینئر ججز اس کے ممبر ہونگے۔ اسی طرح سے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس پر الزام کی صورت میں ان کا متبادل ہائی کورٹ کا سینئر ترین جج ہو گا۔

اس کے مطابق سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے جج کے خلاف شکایت کی صورت میں کونسل شکایت کو نہیں چھپائے گی اور 45 دن کے اندر اس کا فیصلہ کرے گی ،غلط شکایت کرنے والے کے خلاف کاروائی ہو گی اور کونسل کے آخری فیصلے کو سپریم کورٹ کے فل بنچ کے سامنے رکھا جائے گا جس کا فیصلہ 30 دن کے اندر ہو گا۔

سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے جج کی معطلی یا ہٹانے کی صورت میں وہ کسی پنشن یا دیگر مراعات حاصل کرنے کا مجاز نہیں ہو گا اور نہ ہی وہ مزید قانونی چارہ جوئی سے مستثنیٰ ہو گا۔

معلومات تک رسائی کا بل 2016

یہ بل 21 نومبر 2016 کو سینیٹر کامل علی آغا نے ایوان بالا میں متعارف کروایا۔ اس بل کا مقصد قوانین کے اندر رہتے ہوئے معلومات تک جلد اور کم قیمت رسائی ہے۔ 18 ویں ترمیم کے بعد آرٹیکل A-19 کے ذریعے معلومات تک رسائی کا اختیار دیا گیا ہے۔ جس کا مقصد اداروں میں احتساب اور شفافیت کے عمل کو فروغ دینا ہے۔ یہ مجوزہ قانون تمام سرکاری اداروں کے لئے ہو گا جن میں وزارتیں، ڈویژن، متعلقہ محکمے اور ماتحت دفاتر بشمول وفاقی حکومت کے خود مختار ادارے شامل ہوں گے۔ اس کے دائرہ کار میں پارلیمنٹ ، اس کے بالترتیب ممبران کمیٹی، گورنمنٹ کے سربراہ عدالتیں، ٹربیونل، کمیشن، بورڈ، وفاقی یا میونسپل لوکل اتھارٹی اور پبلک فنڈز حاصل کرنے والی این جی اوز (غیر سرکاری ادارے) شامل ہوں گی۔ ان اداروں کے پرنسپل آفیسر / سیکرٹری یا متعلق سربراہان ادارے کے تمام ریکارڈ کو منظم رکھیں گے اور انفارمیشن کمیشن کے معیار کے مطابق اس کو مرتب کر سکیں گے۔ اس بل کی منظوری اور ایکٹ بننے کے بعد چھ ماہ کے اندر معلومات کے ذرائع (انٹرنیٹ یا دیگر) پر ہر ادارہ اپنے ریکارڈ بشمول فرائض، اختیارات، ملازمین کی ڈائریکٹری، تنخواہ، دیگر مراعات، گرانٹس، لائسنس اور دیگر ضروری معلومات کو اس پر اپ ڈیٹ رکھے گا اور مناسب وقت کے اندر اس کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کی کوشش کرے گا۔

مجوزہ قانون کے مطابق کوئی بھی شخص سرکاری ادارے کو معلومات کے لئے تحریری درخواست فیکس، ڈاک، ای میل کی صورت میں دے سکے گا۔ درخواست کی وصولی کے بعد درخواست کنندہ کو ایک رسید دی جائے گی کہ

کسی کی ذاتیات کو نقصان پہنچانے والی یا معاشی، تجارتی سرگرمیوں، قومی سلامتی کے منافی، جانی و جسمانی نقصان، قانونی چارہ جوئی کو متاثر یا پبلک اتھارٹیز کی سرگرمیوں کو متاثر کرنے والی معلومات فراہم نہیں کی جائیں گی۔

متعلقہ معلومات اس کو جلد فراہم کر دی جائے گی۔ ادارے کی طرف سے مختص افراد درخواست کنندہ کو معلومات تک رسائی کے لئے کسی بھی مسئلے کی صورت میں مدد کرے گا۔ درخواستوں کو نمٹانے کے لئے قوانین کے تحت ایک طریقہ کار اختیار کیا جائیگا۔ اگر درخواست کنندہ تصدیق شدہ معلومات کی کاپی مانگے گا تو اس صورت میں اس سے انفارمیشن کمیشن کے فیس شیڈول کے مطابق فیس لی جائے گی۔

کوئی بھی شکایت کنندہ درخواست کو نمٹانے ، یا ڈیلنگ کے حوالے سے مطمئن نہ ہو تو وہ 30 دن کے اندر متعلقہ ادارے کے پرنسپل آفیسر کو شکایت کرے گا جس کا فیصلہ 10 روز کے اندر کرنا ہو گا۔

اس بل کی ایکٹ کی صورت منظوری کے بعد حکومت پاکستان انفارمیشن کمیشن 120 دن کے اندر قائم کرے گی جو قانونی لحاظ سے خود مختار ادارہ ہو گا۔ اس کمیشن کے تین کمشنرز کو حکومت مقرر کرے گی جس میں ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کا جج بننے کے اہل یا 21 یا 22 گریڈ میں ریٹائرڈ سول سرونٹ، ایک ایک سول سوسائٹی بشمول میڈیا کا نمائندہ جسے سینیٹ اور قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے اطلاعات نامزد کریگی۔ اس کمیشن کی سربراہی چیف انفارمیشن کمشنر کرے گا جس کا چناؤ کمشنرز کرینگے۔ چیف انفارمیشن کمشنر کی مدت تعیناتی 4 سال ہو گی اور عمر 60 سال کے اندر ہو گی۔ یہ کمیشن اپیل کی صورت میں انکوائری کرنے کا مجاز ہو گا اور مختلف معاملات میں اس کی حیثیت سول کورٹ کی سی ہو گی۔

انفارمیشن کمیشن گورنمنٹ کو اپنی بجٹ تجویز دے گا اور چیف انفارمیشن کمیشن کی تنخواہ اور مراعات ہائی کورٹ کے جج کے برابر ہونگی۔ یہ بل فریڈم آف انفامیشن آرڈیننس 2000 کو منسوخ کرے گا۔

قواعدوضوابط میں اصلاحات کی جائیں

لیجسلیٹیو گروپ میں شامل اراکین پنجاب اسمبلی کا مطالبہ

اکیس اکتوبر 2016 کو لاہور میں پنجاب اسمبلی کے اراکین نے فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) کی معاونت سے قائم پنجاب اسمبلی لیجسلیٹو سپورٹ گروپ کے اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں پنجاب اسمبلی کے قواعد وضوابط میں مجوّزہ اصلاحات کی حمائت کی گئی اور اراکین نے قرار دیا کہ پارلیمانی اصلاحات ہی جمہوری استحکام کی ضامن ہو سکتی ہیں۔

مجوزہ پارلیمانی اصلاحات پر عملدرآمد سے عوام اور منتخب نمائندوں کے درمیان حائل فاصلے کم ہونے کے ساتھ ساتھ جمہوریت بھی مستحکم ہوگی۔

چوبیس اراکین پر مشتمل پنجاب اسمبلی لیجسلیٹو سپورٹ گروپ کے اجلاس میں حکومتی و اپوزیشن جماعتوں کے ممبران شریک ہوئے۔ اجلاس کے شرکا کا کہنا تھا کہ 1997 میں بنائے گئے پنجاب اسمبلی کے قواعد وضوابط پر اس وقت نظر ثانی اور اصلاحات کی اشد ضرورت ہے۔

حالیہ ترامیم کے باوجود قواعد میں بہتری کی خاصی گنجائش موجود ہے، عائشہ جاوید

اجلاس کے دوران فافن کی جانب سے لیجسلیٹو سپورٹ گروپ کے شرکا کو مجوّزہ اصلاحات پر بریفنگ دی گئی۔ پنجاب اسمبلی کے پانچ سالہ مشاہدے اور اراکین اسمبلی کی مشاورت سے طے کیے گئے مجوّزہ اصلاحاتی ایجنڈا میں اسمبلی کی سفارشات پر حکومتی عملدرآمد، قائمہ کمیٹیوں کو مضبوط بنانے اور پارلیمانی شفافیت کو یقینی بنانے کے حوالے سے سفارشات شامل ہیں۔

مل کر کام کرنا ہوگا، آصف محمود، اکثر ضوابط کی خلاف ورزی ہوتی ہے، سردار وقاص

مسلم لیگ (ن) کی رکن اسمبلی عائشہ جاوید کا کہنا تھا کہ پنجاب اسمبلی نے حالیہ مہینوں میں اپنے قواعد وضوابط میں چند ترامیم منظور کی ہیں لیکن ابھی بھی ان قواعد میں بہتری کی خاصی گنجائش موجود ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ تمام اراکین کو اپنی جماعتی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر اسمبلی کو مضبوط بنانے کے لیے پارلیمانی اصلاحات کی حمایت کرنی چاہیئے۔ عائشہ جاوید نے موثر پارلیمانی اصلاحات اور شفافیت کے حوالے سے فافن کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ فافن کی مشاہدہ کاری سے اراکین اسمبلی بھی استفادہ کرتے ہیں۔

وزیرِ اعلیٰ اور تمام وزرا کی صوبائی اسمبلی میں حاضری کا ریکارڈ عام کیا جائے، ڈاکٹر وسیم اختر

کرتے ہیں۔

پاکستان تحریک انصاف کے رکنِ اسمبلی آصف محمود نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ لیجسلیٹو سپورٹ گروپ کے ممبران کو اسمبلی قواعد میں بہتری لانے کے لیے مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جمہوری روایات پاکستان میں ابھی اتنی مضبوط نہیں ہو سکیں اور اس مقصد کے لیے خاصا کام کرنا باقی ہے۔

پاکستان مسلم لیگ کے رکنِ اسمبلی سردار وقاص حسن مؤکل نے کہا کہ اسمبلی کے اجلاس کے دوران اکثر اوقات قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ انہوں نے موجودہ قواعد پر عملدرآمد پر زور دیا جبکہ جماعت اسلامی کے رکن ڈاکٹر وسیم اختر نے وزیرِ اعلیٰ و دیگر وزرا کی اسمبلی میں حاضری کا ریکارڈ عام کرنے کا مطالبہ کیا۔

اس کے علاوہ اجلاس میں اپوزیشن لیڈر میاں محمود الرشید، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے استحقاقات چودھری اقبال، جماعت اسلامی کے راہنما فرید پراچہ اور دیگر پارلیمانی جماعتوں کے اراکینِ اسمبلی بھی شریک ہوئے۔ فافن کی مجوّزہ اصلاحات میں اسمبلی کو مؤثر بنانے کے لیے کئی سفارشات کی گئی ہیں جو فافن کی پانچ سالہ مشاہدہ کاری کے نتیجے میں مرتّب کی گئی ہیں۔

ان اصلاحات میں اسمبلی کے ایجنڈے کا انتظام بہتر بنانے کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اراکین کی کم حاضری کے باعث اسمبلی کاروائی میں تعطل کو روکنے کے لیے سپیکر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کورم یقینی بنانے کے بعد ہی اسمبلی کا اجلاس شروع کرے۔

مزید برآں قائمہ کمیٹیوں کو مزید مستحکم اور مؤثر بنانے کے لیے ان کمیٹیوں کو بااختیار بنانے اور ان کی حاضری کا ریکارڈ عام کرنے کی سفارشات بھی

فافن کی طرف سے تیار کی گئی مجوزہ اصلاحات میں اسمبلی کے ایجنڈے کا انتظام بہتر بنانے کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اراکین کی کم حاضری کے باعث اسمبلی کاروائی میں تعطل کو روکنے کے لیے سپیکر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کورم یقینی بنانے کے بعد ہی اسمبلی کا اجلاس شروع کرے۔

اصلاحاتی ایجنڈے کا حصّہ ہیں۔ اسمبلی کی کاروائی میں اراکین کی شرکت بہتر بنانے کے لیے اسمبلی اجلاس براہِ راست نشر کرنے اور شفافیت کو بڑھانے پر زور دیا گیا۔

اسی طرح اجلاس کے دوران حکومتی یقین دہانیوں کا ریکارڈ رکھنے اور ان پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لیے بھی تجاویز دی گئیں۔ پارلیمانی اصلاحات پر عملدرآمد سے عوام اور منتخب نمائندوں کے درمیان حائل فاصلے کم ہونے کے ساتھ ساتھ جمہوریت بھی مستحکم ہو گی۔

راجہ محمد ظفر الحق

ایوان بالا میں قائد حزب اختلاف کا کردار ادا کر رہے ہیں

سینیٹر (پنجاب) عرصہ رکنیت: 2015 تا 2021

سیاسی وابستگی : پاکستان مسلم لیگ (ن)

محترم راجہ محمد ظفر الحق کا تعلق راولپنڈی ڈویژن سے ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے راجہ محمد ظفر الحق جو تیسری مرتبہ سینیٹر منتخب ہوئے ہیں اس وقت ایوان بالا میں قائد حزب اختلاف کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ کا موجودہ عرصہ رکنیت کیلئے انتخاب ٹیکنوکریٹ کی نشست پر ہوا جبکہ اس سے قبل پہلی بار 1991 میں چھ سال کی مدت کیلئے جبکہ دوسری مرتبہ 2009 تا 2015 تک سینیٹر رہ چکے ہیں۔ فاضل سینیٹر 2000 میں بطور چیئرمین پاکستان مسلم لیگ (ن) منتخب ہوئے اور اس وقت بھی اس جماعتی عہدے پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اسی کی دہائی میں سیاسی میدان میں قدم رکھنے والے سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق نے 1990 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 45 ویں اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ اپنے ابتک کے سیاسی کیریئر کے دوران آپ بہت سے اہم عہدوں پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ 1981 تا 1985 تک آپ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات و مذہبی امور کے طور پر فرائض ادا کرتے رہے۔ 1997 سے 1999 تک وفاقی وزیر مذہبی امور رہے۔ 1985 سے 1986 تک مصر میں پاکستان کے سفیر کے طور پر بھی ذمہ داریاں نبھائیں۔ 1986 سے 1987 تک وزیر اعظم کے مشیر کے طور پر فرائض ادا کئے، اس دوران بھی انہیں وفاقی وزیر کے مساوی درجہ حاصل تھا۔

راجہ محمد ظفر الحق 1991 سے 1994 تک ایوان بالا میں قانون و مذہبی امور پر قائم مجلس قائمہ کے چیئرمین بھی رہے۔ مزید برآں آپ 1994 سے 1996 تک بھی ایوان بالا میں بطور قائد حزب اختلاف فرائض نبھاتے رہے۔ اس وقت بھی سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق ایوان بالا کی مجالس ہائے قائمہ برائے دفاع، خارجہ امور، قانون و انصاف۔ مذہبی امور، مذہبی ہم آہنگی اور خزانہ کے رکن کے طور پر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حاضری

ایوان کے اجلاسوں میں باقاعدگی کیساتھ شرکت اراکین کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے ایوان بالا کے اجلاسوں کی مشاہدہ کاری کے عمل میں اراکین کی حاضری کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔

موجودہ ایوان بالا کے ابتک 36 جبکہ پارلیمان کے 4 مشترکہ اجلاس منعقد ہوئے۔ مجموعی طور پر منعقدہ یہ 40 اجلاس 503 نشستوں پر محیط تھے۔ سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق نے ان میں سے 225 نشستوں میں شرکت کی۔

قانون سازی

بطور قانون ساز راجہ ظفر الحق نے ایوان بالا کے 243 ویں اجلاس کی چھٹی نشست میں آٹھ نجی قانونی مسودات ایوان میں پیش کئے، ایوان نے ان تمام مسودات کی منظوری بھی دی۔

وقفہ سوالات

وقفہ سوالات پارلیمان میں عوامی نمائندگی اور حکومت سے جوابدہی کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ منتخب نمائندے اس ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے مختلف حکومتی اداروں اور امور سے متعلق سوالات اٹھاتے ہیں ۔ حکومتی اداروں ، محکموں اور وزارتوں کو ایوان کے روبرو جوابدہ بنایا جاتا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق نے اس عرصے کے دوران ایوان میں کوئی نشاندہ یا غیر نشاندہ سوال نہ اٹھایا۔

قانون سازی کی کارروائی میں شرکت

طارق بشیر چیمہ نے اس عرصے کے دوران کسی بھی نوعیت کی قانون سازی کی کارروائی میں شرکت نہیں کی۔

ایوان کی کارروائی میں شرکت

اس سے مراد ہے کہ کسی رکن نے ایوان کے منعقدہ اجلاسوں کی مختلف نشستوں میں حاضر ہونے کے علاوہ نظام کار میں امور شامل کرائے ، شامل امور پر اگر بحث ہوئی تو اس میں حصہ لیا یا امور شامل بھی کرائے اور ان امور پر منعقدہ بحث میں حصہ بھی لیا۔ جناب راجہ محمد ظفر الحق کا سکور اس لحاظ بھی بھرپور رہا۔ آپ نے کارروائی میں شرکت کرتے ہوئے 43 پارلیمانی مداخلتیں کیں۔ ان میں قراردادیں ، تحاریک زیر ضابطہ 218، تحاریک التوا، مجلس قائمہ کی رپورٹیں، توجہ دلاؤ نوٹس، قانون سازی وغیرہ جیسے موضوعات شامل تھے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے اراکین روامی اہمیت کے معاملات کی طرف حکومت اور ایوان کی توجہ مبذول کراتے ہین۔ جناب طارق بشیر چیمہ نے تاہم اس عرصے کے دوران کوئی توجہ دلاؤ نوٹس بھی نہیں اٹھایا۔

قراردادیں

قراردادوں کے ذریعے پارلیمنٹ یا اس کے ایوان اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں، سفارشات کرتے ہیں یا کسی اہم معاملے پر کوئی پیغام دیتے ہیں، مثلاً کسی واقعہ یا اقدام کی مذمت کی جاتی ہے، حکومت سے کارروائی کی درخواست کی جاتی ہے وغیرہ۔ وزرا یا نجی ارکان بھی قراردادیں پیش کر سکتے ہیں۔

محترم راجہ محمد ظفر الحق نے اس عرصے کے دوران 22 قراردادیں نظام کار میں شامل کرائیں ۔ ان قراردادوں میں چھ مشترکہ جبکہ 16 سرکاری قراردادیں شامل تھیں۔ ایوان بالا نے ان تمام قراردادوں کی منظوری دی۔

نکات ہائے اعتراض

نکتہ ہائے اعتراض کی صورت میں ارکان کو اہم سیاسی موضوعات اور اپنے حلقے کے مسائل اجاگر کرنے کے لئے لمبی لمبی تقریریں کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ان تقریروں کو اسمبلی کی کارکردگی میں شمار نہیں کیا جاتا۔ راجہ محمد ظفر الحق نے موجودہ ایوان بالا میں مختلف اجلاسوں کے دوران 133 نکات ہائے اعتراض اٹھائے۔ ان نکات ہائے اعتراض کے ذریعے انہوں نے ایوان کی کارروائی ، تعلیم ، انسانی حقوق ، امن و امان ، ذرائع ابلاغ، جمہوریت و سیاسی پیشرفت ، آفات، اقلیتوں، خارجہ امور، خزانہ و اقتصادی پالیسی سمیت متعدد اہم امور پر اظہار خیال کیا۔

رپورٹیں

موجودہ ایوان بالا کے مختلف اجلاسوں کے دوران سینیٹر راجہ ظفر الحق نے مختلف موضوعات پر پانچ رپورٹیں پیش کیں

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق نے 1990 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 45 ویں اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی حاصل کیا

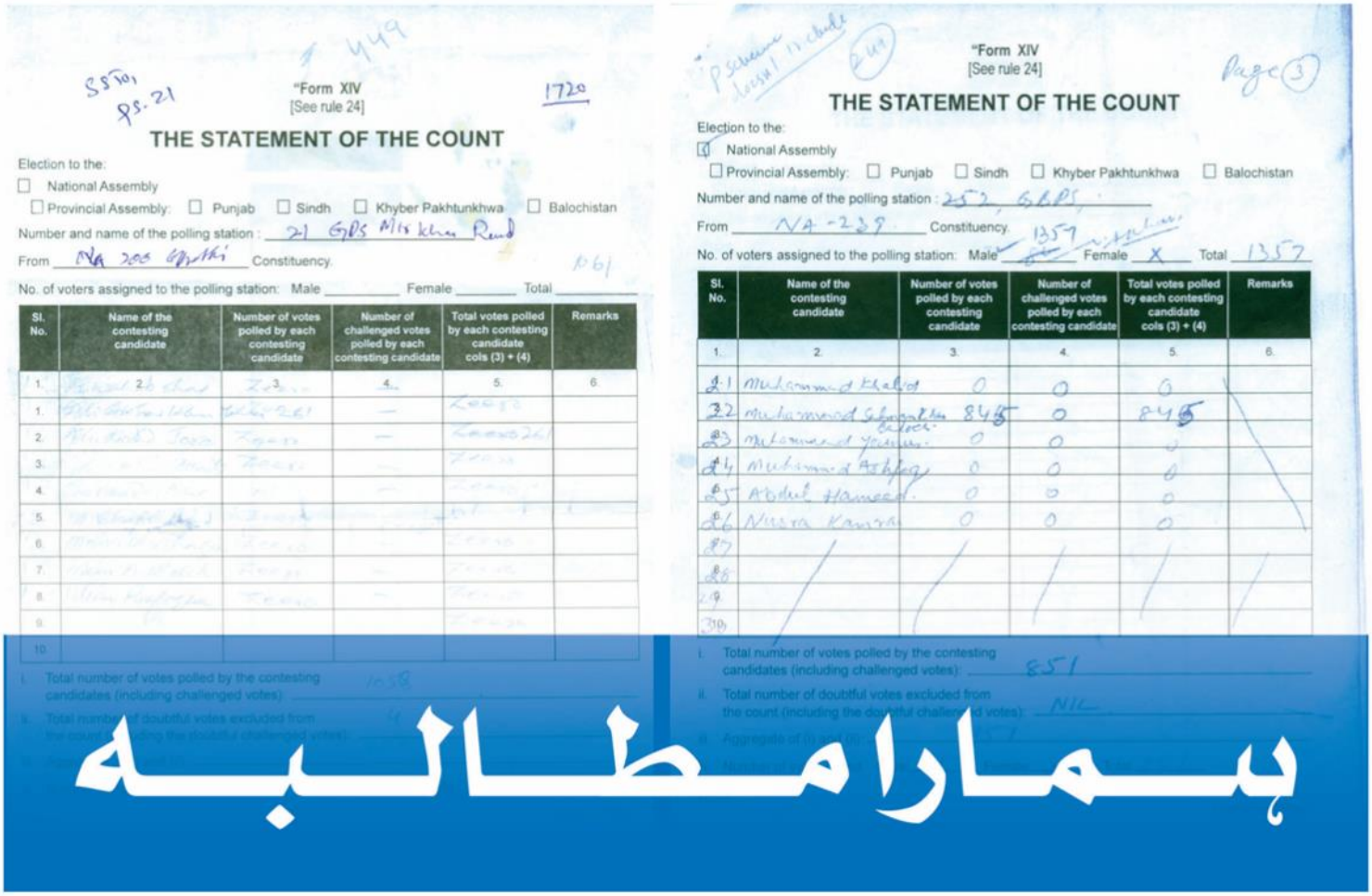

ہمارا مطالبہ

الیکشن کمیشن آف پاکستان 2013 کے عام انتخابات کو شفاف
بنانے کیلئے مندرجہ ذیل فارمز کو اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرے

- Form XIV (Statement of the Count)
- Form XV (Ballot Paper Account)
- Form XVI (Consolidation of Statements of the Count)
- Form XVII (Result of the Count)
- Polling Scheme exactly as implemented on Election Day

Free & Fair Election Network
FAFEN

See more at:
http://www.fafen.org/petition/ecp/sign

SIGN THIS PETITION